Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21/ ذوالقعدہ 1429 ہجری 20/ نبوت، 1387 ہش 20/ نومبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

.... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

’’حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت و تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم و غم دور فرما دے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ 443)

❁❁❁❁❁❁❁❁

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 20/نومبر 2008ء

چندریان-1 کا سفر

بھارت کی بڑی کامیابی!

۲۲/اکتوبر کو ہری کوٹہ خلائی سٹیشن سے چندریان-۱ کو چاند کی طرف بھیجا جانا یقیناً ہندوستان کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ ۸/نومبر کو یہ زمین سے تین لاکھ چوراسی ہزار کلومیٹر دُور چاند سے بالکل قریب پہنچ گیا تھا اور ۱۴/نومبر کو اس کا مون امپیکٹ پروب چاند پر اُترا اور وہاں ترنگا لہرایا اس طرح بھارت ان چھ ممالک میں شامل ہوگیا ہے جن کو چاند پر اترنے کا اعزاز حاصل ہے اس سے پہلے یہ اعزاز امریکہ، رشیا، یورپین اسپیس ایجنسی، جاپان اور چائنا کو حاصل تھا۔ چندریان-۱ دو سال تک چاند کے متعلق مختلف ریسرچ کرے گا جس میں وہاں کی معدنیات اور پانی کی کھوج خاص طور پر موضوع بحث رہیں گی۔ حال ہی میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چاند کے قطب جنوبی میں پانی کے ہونے کے امکانات روشن ہیں۔ بہر کیف چاند کے بالکل قریب پہنچ کر چندریان اوّل دو سال تک اپنی تحقیق میں مصروف رہے گا اور اس دوران کئی مفید معلومات حاصل کرے گا اور امکان ہے کہ بھارت ۲۰۱۲ء میں چندریان دوم اور پھر اس کے بعد مختلف وقفوں سے اس نام سے اپنے اس تحقیقی مشن کو جاری رکھے گا۔

بھارت کا یہ خلائی سفر اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں بے پائلٹ خلائی طیارے کے ذریعہ ہے جو تدریجی طور پر کئی ترقیاتی مراحل سے گزرے گا لیکن امریکہ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ ۱۹۶۹ء میں اس کے خلابازوں نے سب سے پہلے اپنا قدم چاند کی سطح پر رکھا تھا اور اب تو امریکہ کا سفر مریخ کی طرف ہے۔ لیکن باوجود اس کے نہیں کہہ سکتے کہ چاند یا مریخ سے متعلق امریکہ یا کسی اور ملک نے اتنی تحقیق کر لی ہے جو ہم انسانوں کی ان سیاروں میں زندگی کے آثار کی نشاندہی کر سکیں اور اس زمین کا انسان یہ کہہ سکے کہ وہ مستقبل قریب میں چاند یا کسی سیارے پر اپنی آبادی کا انتظام کر سکے گا۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیگر سیاروں کی مخلوق اُڑن طشتریوں کے ذریعہ یہاں تک پہنچ رہی ہے اور آنے والی مخلوق کو ایلین نام سے یاد بھی کیا جاتا ہے لیکن تا حال ان اُمور میں کوئی ٹھوس سچائی نظر نہیں آتی۔ جہاں تک بھارت کے خلائی دوڑ میں شامل ہونے کا تعلق ہے تو بعض ناقدین بھارت جیسے ملک کے لئے اسے فضول خرچی قرار دے رہے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر ریسرچ کی ابتداء فضول خرچی سے ہی ہوتی ہے اور پھر اس کے فوائد بھی منظر عام پر آ جاتے ہیں بجلی کی ایجاد کے سلسلہ میں ہونے والی ریسرچ کے متعلق بھی یہی کچھ کہا جاتا تھا لیکن آج اس کی افادیت سے امیر غریب کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے قرآن مجید زمین کے علاوہ دیگر سیاروں میں مخلوق کے ہونے کا ذکر کرتا ہے اور ساتھ ہی دیگر سیاروں تک جانے کے لئے انسانوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْھِمَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَھُوَ عَلٰی جَمْعِھِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ۔ (سورۃ الشوریٰ: ۳۰) ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور جو اس نے ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار پھیلا دیئے اور وہ انہیں اکٹھا کرنے پر خوب قادر ہے جب وہ چاہے گا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آیت نمبر ۳۰ ایک حیرت انگیز انکشاف کر رہی ہے جس کا تصور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کسی زمینی انسان کو نہیں ہو سکتا تھا۔ اس زمانہ میں تو آسمانوں کو پلاسٹک کی قسم کی سات تہوں پر مشتمل سمجھا جاتا تھا جس میں چاند ستارے اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح کپڑوں پر نگینے ٹانکے جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ زمین کی طرح وہاں بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہے نہ صرف انسانوں میں ایسی مخلوق کی ضمنی طور پر خبر دی گئی ہے بلکہ جمع کے مفہوم کو یہ فرما کر آسمانوں تک بلند کر دیا گیا ہے کہ زمینی مخلوق اور ہر آسمان پر بسنے والی مخلوق ایک دن ضرور جمع کر دی جائے گی۔ یہ جمع جسمانی ہوگا یا مواصلاتی اس کا تو علم اللہ ہی کو ہے مگر آج سائنسدان اس جدوجہد میں ہیں کہ کسی طرح ان کا آسمان پر بسنے والی مخلوق کے ساتھ کوئی رابطہ ہو جائے گویا وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ زمین کے علاوہ اور اجرام فلکی پر بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہوگی۔''

زمین و آسمان کی مخلوق کی ملاقات کے اس آخری نکتہ کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید اس سائنسی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ زمین پھیلا دی جائے گی۔ چنانچہ فرمایا:

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (سورۃ الانشقاق: ۴) یعنی اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

اس کی تفسیر میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا جب کہ ابھی آسمانوں کی طرف خلائی سفر اختیار نہیں کیا گیا تھا بس ایک موہوم سا تصور تھا۔ آپؓ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یعنی اس زمانہ میں ثابت ہو جائے گا کہ بہت سے کرّے جو بظاہر آسمان کے ساتھ وابستہ نظر آتے ہیں وہ زمین کا حصہ ہیں۔ جیسے چاند اور مریخ وغیرہ۔ سائنس کا انکشاف اس زمانہ میں ہوا ہے پہلے نہیں ہوا تھا بلکہ مزید بات یہ ہے کہ ان کرّوں کو زمین کا حصہ سمجھ کر بعض لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ راکٹ کے ذریعہ سے ان تک پہنچ جائیں یا ان کو بھی رہائش کے لحاظ سے زمین کا ہی ایک حصہ ثابت کر دیں اگر یہ ہو جائے یا بعض لحاظ سے چاند یا دوسرے کرّوں سے ایسے فائدے اُٹھائے جا سکیں جس سے زمین متمتع ہو تو اس کا مفہوم یہی ہوگا کہ زمین پھیل گئی۔'' (تفسیر صغیر صفحہ ۱۰۱۹)

پس سائنسدان جس ریسرچ کی ابھی بالکل ابتدائی تحقیق میں ہیں۔ قرآن مجید انسانوں کو اس کے انتہا کی خبر دیتا ہے جبکہ انسان نہ صرف ان سیاروں تک پہنچے گا بلکہ وہاں کی مخلوق اور یہاں کی مخلوق کا باہم میل جول بھی ہو جائے گا۔ یہ وہ ایڈوانس ریسرچ ہے جس کا دنیا کی کسی بھی مذہبی کتاب میں ذکر نہیں۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے قرآن مجید کی اور کیا شان صداقت ہے حامل قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

قرآن مجید نے جہاں اس ایڈوانس تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے مستقبل میں اس کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہیں سائنسدانوں کی یہ بھی راہنمائی فرمائی ہے کہ ان کو اس تحقیق کے لئے ایسی محفوظ گاڑی کا انتظام کرنا چاہئے جو بیرون فضا کے خوفناک شعلوں اور اس کی آب و ہوا سے محفوظ رکھ سکے گا۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ۔ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ۔ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ۔ (سورۃ الصّٰفّٰت: ۷ تا ۹)

ترجمہ: یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے ذریعہ ایک زینت بخشی۔ اور (یہ) حفاظت کے طور پر ہے ہر دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ وہ ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکیں گے اور ہر طرف سے پتھراؤ کئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''(آیات ۷ تا ۹) ان آیات میں کائنات کے ظاہری نظام کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح زمین کی فضا زمین پر ہمیشہ برسنے والے Metears کو فضا ہی میں جلا کر خاک کر دیتی ہے اور اس کے جلنے سے پیچھے ایک شعلہ دور تک لپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا کہ ایک زمانے میں انسان کائنات کی خبریں لینے کی کوششیں کرے گا جس کا تو کوئی واہمہ بھی اس زمانہ میں نہیں ہو سکتا تھا لیکن محفوظ راکٹوں میں سفر کرنے والے اُن انسانوں پر ہر طرف سے پتھراؤ کیا جائے گا اور یہ سماء الدنیا سے آگے نہیں بڑھ سکتے صرف نزدیک کے آسمان تک پہنچنے میں کسی حد تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔'' (قرآن کریم اُردو ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ ۷۸۵)

پھر فرمایا: یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔ (سورۃ الرحمٰن: ۳۵) یعنی اے جن و انس کے گروہ اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکو تو نکل جاؤ تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک غالب استدلال کے ساتھ

پھر فرمایا: یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ۔ (سورۃ الرحمان: ۳۶)

یعنی تم دونوں (جن و انس) پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے اور ایک طرح کا دھواں بھی۔ پس تم دونوں بدلہ نہ لے سکو گے۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان آسمان کے کناروں تک نکل جانے کی کوشش کرے گا لیکن اس کے لئے بہت بھاری انرجی کی ضرورت ہوگی اور راستے میں شہاب ثاقب کے حملوں سے بچنا بھی ہوگا۔ خلا نورد سائنسدان جب راکٹوں میں بیٹھ کر سماء ارض کو عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر اس طرح شعلوں اور ایک طرح کے دھوئیں کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔'' (ترجمہ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پس قرآن مجید خلاء میں جانے والے راکٹوں کے لئے راستے میں آنے والے خطرات اور اس کے مطابق اس کی حفاظت و مضبوطی کا بھی ذکر فرماتا ہے اور ساتھ ہی فرماتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ انسان نہ صرف ان سیاروں تک پہنچے گا بلکہ وہاں کی مخلوق اور یہاں کی مخلوق آپس میں مل بھی جائے گی۔

یہاں ایک بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ انسان نے تا حال اپنی تحقیق میں سیاروں میں زندگی کا پتہ لگانے میں کامیابی حاصل نہیں کی ہے لیکن ممکن ہے کہ ایک طرف انسان اپنی اس کوشش کو بھی جاری رکھے اور دوسری طرف چاند یا مریخ وغیرہ میں بھی قدرتی طور پر ایسے واقعات رونما ہوں جس سے وہاں آئندہ آنے والے زمانوں میں خود بخود زندگی کے آثار شروع ہو جائیں بالکل اسی طرح جس طرح ایک لمبے زمانے کے بعد ہماری اس زمین پر زندگی کے آثار ظاہر ہوئے تھے۔ یہ خدائی راز ہیں جن کو وہی عالم الغیب بہتر جانتا ہے۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جو عام حالات میں اتنا رحم کرنے والا ہے تو رمضان میں اس کی رحمت کس طرح برس رہی ہوگی اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کرسکتا۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے رمضان کے ان گزرے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے فائدہ اٹھایا۔

یہ مغفرت اور بخشش کے دن تبھی ہمیں فائدہ دیں گے جب ہم ان دنوں کے فیض کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں گے۔

استغفار صرف گناہوں سے بخشش کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ آئندہ گناہوں سے بچانے کے لئے بھی ضروری ہے۔

وہی استغفار دائمی بخشش کا سامان کرتا ہے جس کے ساتھ خالص توبہ ہو جس کو پھر انسان نیکیوں سے بھرتا چلا جائے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال رکھے۔

اس تربیتی مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں، استغفار، نوافل اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کو قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(مکرم شیخ سعید احمد صاحب شہید اور دو دیگر احمدی مرحومین مکرمہ مروہ الغالول صاحبہ اور مکرم سامی قزق صاحب آف سیریا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 19 ستمبر 2008ء بمطابق 19 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

یہ رمضان کا مہینہ ہے، یوں لگتا ہے کہ کل شروع ہوا تھا، بڑی تیزی سے یہ دن گزر رہے ہیں۔ دوسرا عشرہ بھی اب دو تین دن تک ختم ہونے والا ہے اور پھر آخری عشرہ شروع ہو جائے گا۔

ایک روایت میں رمضان کی اہمیت یوں بیان ہوئی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔(صحيح ابن خزيمة كتاب الصيام ۔باب فضائل شهر رمضان)۔یعنی وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔

اس حدیث کی مختلف روایات ہیں، کچھ ذرا تفصیل کے ساتھ ہیں اور کچھ مختصر۔ لیکن یہ جو تینوں عشروں کی اہمیت بیان کی گئی ہے وہ ہر ایک میں مشترک ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اس وقت دوسرے عشرے سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس کے ابھی دو تین دن باقی ہیں اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا عشرہ شروع ہوگا، جس کے متعلق اس روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ آگ سے نجات کا عشرہ ہے۔ اس وقت مَیں موجودہ عشرہ جو مغفرت کا عشرہ ہے اس کے بارہ میں اور پھر آخری حصہ کے بارہ میں کچھ بیان کروں گا۔ مغفرت توبہ اور آگ سے نجات کے بارہ میں مختلف حوالوں سے ہمیں جو توجہ دلائی گئی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔

استغفار کا حکم ایک ایسا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بھی مومنوں کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بھی کہلوایا اور مومنین کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ انبیاء کو کہا کہ مومنوں کو استغفار کی طرف توجہ دلاؤ اور جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو "وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ" یعنی اللہ سے بخشش مانگو، کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اعلان آنحضرت ﷺ سے بھی کرواتا ہے کہ مومنوں کو بتادو کہ یہ مہینہ بخشش کا مہینہ ہے اور خود بھی اس بارہ میں یہ کہہ رہا ہے کہ بخشش میرے سے مانگو، مَیں بخشوں گا۔ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں تو اللہ تعالیٰ پھر بخشتا بھی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے بخشش مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں اور بخشے نہ جائیں۔ اصل میں تو یہ رحمت، بخشش اور آگ سے نجات ایک ہی انجام کی کڑیاں ہیں اور وہ ہے شیطان سے دُوری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ایک انسان کو روزے رکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ عبادت کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے جائز کام چھوڑنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تمام پچھلی کوتاہیاں، غلطیاں اور گناہ معاف فرماتے ہوئے ایسے انسان کو پھر اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ یہ مغفرت بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہے۔ مغفرت کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت ختم نہیں ہوتی بلکہ مغفرت اور توبہ کا تسلسل جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے جاری ہوتا ہے اور جب یہ تسلسل جاری رہتا ہے تو ایک انسان جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی کوشش کرتا ہے پھر اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والے ہوں۔ ایسے اعمال صالحہ بھی بجالاتا ہے جن کے بجالانے کا خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور نتیجتاً پھر آگ سے نجات پاتا ہے۔

جب تسلسل کے ساتھ استغفار اور گناہوں سے بچنے کی کوشش ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُس استغفار کی وجہ سے مومن نظارہ کررہا ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں سے فیض پارہا ہو تو پھر وہ نجات پاگیا۔ پھر اس کو آگ کس طرح چھوسکتی ہے۔ پس یہ رمضان کے تین عشرے جو بیان ہوئے ہیں یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور اعمال

سے مشروط ہیں۔صرف رمضان کا مہینہ یا سحری اور افطاری کے درمیان کھانا نہ کھانا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت مغفرت اور آگ سے نجات کا حقدار نہیں بنا دیتا۔پس جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کو ان باتوں کے حاصل کروانے کے لئے رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول پیدا فرماتا ہے، شیطان کو جکڑ دیتا ہے اور دعائیں سننے کے لئے اپنے بندوں کے قریب ہو جاتا ہے تو پھر اِن کے حصول کی بندوں کو زیادہ سے زیادہ کوشش بھی کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ اے بندو! مجھ سے ناامید مت ہو۔مَیں رحیم و کریم اور ستّار اور غفّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت میں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔اگر تم میری طرف آؤ گے تو مَیں سارے گناہ بخش دوں گا اور اگر تم توبہ کرو تو مَیں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ تو مَیں دوڑ کر آؤں گا۔جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ میرے دروازے کو کھلا پائے گا۔مَیں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں، خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔مَیں نے تمہیں پیدا کیا ہے، اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے۔

پس اللہ تعالیٰ جو عام حالات میں اتنا رحم کرنے والا ہے تو رمضان میں اس کی رحمت کس طرح برس رہی ہوگی اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے رمضان کے ان گزرے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے فائدہ اٹھایا۔ابھی بھی وقت ہے ان دنوں سے فیض پانے کا۔جب انسان عاجز ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرتا جس طرح مَیں کرتا ہوں۔جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا۔ پس اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے، مغفرت کے حصول کے لئے اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ بھی اعلان کر رہا ہے کہ جو تلاش میں آئے گا عام حالات میں بھی لیکن خاص طور پر ان دنوں میں، وہ میرا دروازہ کھلا ہوا پائے گا۔مَیں چھپا ہوا نہیں، سامنے ہوں اور دروازہ بھی کھلا ہے۔

قرآن کریم میں جب رمضان کے روزوں کی تاکید کی گئی تو ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ قَرِیْب کا لفظ استعمال کیا۔تو اللہ تعالیٰ قریب ہے اور دروازہ کھلا ہوا ہے۔فرماتا ہے آؤ اور میری مغفرت کی پناہ میں آ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا تو مخلوق کے لئے عام حالات میں بھی غضب بہت کم ہے اور رحم زیادہ ہے۔ ان دنوں میں تو اور بھی بڑھ کر رحمت کے دروازے کھولتا ہوں اور مغفرت میں ڈھانپ لیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ کہہ کر کہ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (النساء: 66) کہ وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے، اس پر ایک طرح کا افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مَیں جو اتنا رحیم و کریم ہوں، مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں، اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹنے والا ہوں لیکن انسان پھر بھی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور بخشش طلب نہیں کرتا۔

پس اللہ تعالیٰ کا بار بار مختلف ذریعوں سے استغفار کی طرف توجہ دلانا یہ بتا رہا ہے کہ بندے کی استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کو ضرور بالضرور جذب کرتی ہے۔وہ لوگ غلط ہیں جو کہتے ہیں کہ استغفار انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا۔یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔اسی طرح قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنہیں اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔پس استغفار اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ایک رستہ ہے۔لیکن استغفار ہے کیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس کے معنے بیان کرتا ہوں۔آپؑ فرماتے ہیں:

''استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔..........سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے''۔ ('مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے'۔ جلد دوم صفحہ 667)۔یعنی جو استغفار کر رہا ہے اس کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بشری کمزوری کبھی ظاہر نہ ہو۔انسان ہے، بشر ہے کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں۔شیطان ہر وقت حملے کی تاک میں ہے۔جب انسان روحانی لحاظ سے کمزور ہوتا ہے تو شیطان فوراً حملہ کرتا ہے۔اس لئے شیطان سے بچنا اسی وقت ممکن ہے جب مسلسل انسان استغفار کرتا رہے اور مسلسل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں رہے۔تبھی اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت کے حلقے میں ایک انسان رہ سکتا ہے۔ورنہ جیسا کہ ایک جگہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تو انسان کی رگوں میں خون کے ساتھ دوڑ رہا ہے جہاں کمزوری آئی شیطان نے حملہ کیا۔

پس یہ مغفرت اور بخشش کے دن تبھی ہمیں فائدہ دیں گے جب ہم ان دنوں کے فیض کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے۔اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے استغفار سے اُن کا علاج کرتے رہیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حلقے میں رہیں۔ورنہ جس طرح بعض بیماریاں انسانی جسم میں علاج کے باوجود مکمل طور پر ختم نہیں ہوتیں بلکہ ڈورمنٹ (Dormant) ہو جاتی ہیں یعنی بظاہر ان کے اثرات نہیں لگتے لیکن کسی وقت دوبارہ ایکٹو (Acitve) ہو کر وہ بیماریاں پھر ابھر آتی ہیں۔جب کوئی بیماری آئے جسم کمزور ہو تو ایسی سوئی ہوئی بیماریاں پھر جاگ اٹھتی ہیں اور حملہ کرتی ہیں اسی طرح انسان کی نفسانی، روحانی، اخلاقی بیماریاں ہیں۔اگر انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر مکمل چلنے کی کوشش نہ کرتا رہے، استغفار اور توبہ سے اپنی ان حالتوں کو، ان بیماریوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے دبائے نہ رکھے تو پھر یہ اپنے اثرات دکھا کر انسان کو پہلی حالت کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

پس استغفار صرف گناہوں سے بخشش کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ آئندہ گناہوں سے بچانے کے لئے بھی ضروری ہے تاکہ فطرتی کمزوری کمزور پڑتی جائے اور انسان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلسل کوشش کے ساتھ اور ہمیشہ کوشش کے ساتھ استغفار کی طرف متوجہ رہنے کا حکم فرمایا اور پھر سال میں ایک دفعہ ہمیں ایک Intensive یا جامع قسم کے پروگرام سے گزارتا ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ایک دفعہ جب اس کے حلقے میں آ گئے تو اس حلقے کے اندر جو مزید درجے ہیں، انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔پس اس ٹارگٹ کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طالب ہوں گے تو تبھی یہ عشرہ جو گزر رہا ہے ہمارے گناہوں اور غلطیوں کو ڈھانکتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب لانے والا ہوگا۔اگر صرف یہی مطلب لیا جائے کہ اس عشرے میں روزے رکھ کر نمازیں پڑھ کر یا کچھ نفل ادا کر کے پھر سارا سال بھول جائیں کہ رمضان میں کیا کیا تھا۔تو پھر تو یہ مغفرت کا عشرہ نہیں بن سکتا۔پس اس مہینے اور اس عشرے سے ہم تبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، تبھی کامیاب ہو کر گزر سکتے ہیں جب ہم یہ عہد کریں اور کوشش کریں کہ جو گزشتہ گناہ اور غلطیاں ہوئی ہیں ان کا ہم نے اعادہ نہیں کرنا۔تو یہی حقیقی استغفار ہے اور وہ توبہ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

استغفار اور توبہ عموماً دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ان میں فرق کیا ہے؟ یہ تھوڑا سا بتا دیتا ہوں۔جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھتا ہے، جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال فرمائے ہیں، جیسا کہ فرماتا ہے وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَیْہِ (ھود:4) اور تم اپنے رب سے استغفار کرو۔پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے۔دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے''۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 67) یعنی استغفار وہ ہتھیار ہے جس سے شیطان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور توبہ اس ہتھیار کا استعمال کرنا ہے۔یعنی ان عملی قوتوں کا اظہار جس سے شیطان دُور رہے۔ہمارا نفس کبھی مغلوب نہ ہو اور اس کے لئے وہ نیکیاں اور اعمال کرنے کی مسلسل کوشش ضروری ہے جن کے کرنے کا ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے، ورنہ استغفار نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔بخشش کا حصول ممکن نہیں۔ایک روزہ دار نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، نوافل بھی ادا کر رہا ہے، قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اگر ممکن ہو اور وقت ہو تو درس بھی سن لیتا ہے۔لیکن اگر اُن احکامات پر عمل نہیں کر رہا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بھائیوں کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں تو یہ حقیقی توبہ استغفار نہیں ہے، روزوں سے

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

حقیقی فیض پانے کی کوشش نہیں ہے۔ حقیقی فائدہ تبھی ہوگا جب استغفار سے جو قوت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے استعمال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ڈھانکنے کی جو قوت عطا کی ہے، جن گناہوں کو دُور کرنے کی توفیق بخشی ہے، استغفار کرتے ہوئے اپنے دل کو ایک انسان نے گناہوں سے جو خالی کیا ہے تو فوری طور پر انہیں نیکیوں سے بھرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی جائیں۔ ورنہ اگر دل کا برتن نیکیوں سے خالی رہا تو شیطان پھر اسے انہیں غلاظتوں سے دوبارہ بھر دے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا (التحریم:9) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ پس وہی استغفار دائمی بخشش کا سامان کرتا ہے جس کے ساتھ خالص توبہ ہو، جس کو پھر انسان نیکیوں سے بھرتا چلا جائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال رکھے۔ ایک مسلسل کوشش کرے۔

خالص توبہ کے لئے کیا کچھ کرنا ضروری ہے؟ اس کے لئے تین باتوں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

پہلی بات یہ کہ ہر برائی کا تصور اور اس کی خواہش سب سے پہلے انسان کے دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس جب تک اپنے ذہن کو پاک رکھنے کی کوشش نہیں ہوگی، اس وقت تک توبہ خالص نہیں ہوسکتی۔ منہ سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کچھ فائدہ نہیں دیتا جب تک ذہن بھی اس کے ساتھ نہ چل رہا ہو۔

اور پھر دوسری چیز یہ کہ اگر کوئی برائی یا بدی ہو ہی گئی ہے یا ذہن پہ خیال غالب آ گیا ہے، نکل نہیں رہا تو اس کو نکالنے کی کوشش کے ساتھ اس پر ندامت اور پریشانی انسان کو ہونی چاہئے اور گناہوں میں صرف بڑے گناہ نہیں ہیں۔ ہر قسم کی برائی، دوسروں کے حقوق کی تلفی، کسی کو بُرے الفاظ کہنا یہ سب برائیاں ہیں اور توبہ کی قبولیت سے دور لے جانے والی ہیں۔

کئی لوگ مقدموں میں دوسروں کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے حقوق مارنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس قسم کی حرکتیں کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھنا اور سمجھنا کہ ہم توبہ کر رہے ہیں، یہ بالکل غلط خیال ہے۔ انسان کی خام خیالی ہے۔ سچی اور خالص توبہ اس وقت کہلائے گی جب اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی ہو جاتی ہے تو اس پر ندامت اور پریشانی کی انتہا ہو جائے۔

اور پھر تیسری بات، توبہ کرنے والے کا ارادہ پکا اور مصمم ہو کہ مَیں نے ہر قسم کی برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ اس استغفار کے ساتھ اگر صرف یہی خیال ہو کہ یہ رمضان بخشش کا مہینہ ہے اس میں کچھ عرصہ برائیوں سے بچ جاؤ۔ دوسروں کے حقوق کے تلفی سے احتراز کرو۔ رمضان کے بعد دیکھی جائے گی تو اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے ایسے لوگوں کی مغفرت کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو صاف فرما دیا ہے کہ توبۃ النصوح کرو یعنی خالص توبہ کرو۔ کوئی دھوکے والی بات نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

جب یہ تین باتیں توبہ کرنے والا اپنے اندر پیدا کرے گا تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ تو یہ سچی توبہ جو برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتی ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ فرماتا ہے مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُوْلٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (الفرقان:71) یعنی جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ خوبیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ انقلاب لانے کی ضرورت ہے کہ پہلے ذہنوں کو پاک رکھنے کے لئے استغفار کے ساتھ جہاد کیا جائے۔ پھر چھوٹی سے چھوٹی برائی پر بھی احساس ندامت اور شرمندگی ہو اور پھر مضبوط قوت ارادی چاہئے کہ چاہے جو بھی حالات ہوں، جو بھی لالچ ملے برائیوں کے قریب نہیں جانا اور اپنے ہر فعل اور عمل کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنے کی کوشش کرنی ہے اور یہ جو روزے کے دن میسر آئے ہیں جس میں انسان برداشت اور قربانی کی ٹریننگ کی کوشش کرتا ہے اور روزے کی برکات سے فیض پانے کے لئے یہی کوشش کام آئے گی اور یہ کوشش کرنی چاہئے تو پھر ہی بخشش کا عشرہ بخشش کے سامان کرے گا۔ اور صرف درمیانی عشرہ ہی نہیں بلکہ اگلا عشرہ بھی بخشش کے سامان کرے گا اور صرف رمضان کا مہینہ نہیں بلکہ آئندہ آنے والا ہر مہینہ اور ہر سال بلکہ ہر سال کا ہر دن بخشش کے سامان کرے گا۔ پس اس روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے جو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے پیچھے ہے کہ درمیانی عشرہ بخشش کا سامان کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''عقل کیونکر اس بات کو قبول کرسکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام......توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندہ کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد نمبر23 صفحہ133-134۔ مطبوعہ لندن)

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو حقیقی استغفار کرنے والے اور خالص توبہ کرنے والے ہیں اور رمضان کے بابرکت مہینے میں اس کے اثرات اپنے پر دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کے نظارے دیکھنے والے ہیں۔ اگر سستیاں ہوتی ہیں تو بندوں کی طرف سے، اگر کوتاہیاں ہوتی ہیں تو بندوں کی طرف سے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہی یہ ہے کہ بندہ اس کے پاس آئے اور وہ اس کی توبہ کرے جیسا کہ فرمایا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ (النساء:28) اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر شفقت کرے اور توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جس کام کو اپنے لئے اللہ تعالیٰ نے خود چنا ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پورا نہ کرے۔ پس یہ بندے کا کام ہے کہ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے پھر دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح اس کی طرف بڑھتا ہے۔

پس اس ماہ میں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش پہلے سے بہت بڑھ کر اس کے بندوں پر نازل ہو رہی ہے ہمیں چاہئے اس سے فیض پانے کی حتی المقدور کوشش کریں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھیں کہ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَاباً (الفرقان:72) اور جو کوئی توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔ پس حقیقی توبہ کے ساتھ اعمال صالحہ کا بجالانا بھی مشروط ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ درمیانی عشرہ کو بخشش کا عشرہ بنایا ہے تو یہ اس وقت اثر دکھائے گا جب ہم اپنے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنے کی کوشش کریں گے۔

پس استغفار اور نیک اعمال جب ہمیں رمضان کے آخری عشرے میں داخل کریں گے تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے مطابق آگ سے آزاد کرانے کا عشرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) اللہ ایسا نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش کے طالب ہوں۔

اللہ تعالیٰ تو مختلف ذریعوں سے ہمیں سمجھاتا رہتا ہے۔ پرانے لوگوں کے واقعات بیان کر کے، انبیاء کے واقعات بیان کر کے، انبیاء کے ذریعہ نصائح فرما کر کہ کس کس طرح تم میری بخشش طلب کر سکتے ہو اور کس طرح مَیں پہلی قوموں سے سلوک کرتا رہا ہوں اور اب بھی کروں گا۔ ظاہر ہے جب انسان ایک خاص توجہ کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو، اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کر رہا ہو، نوافل سے بھی انہیں سجا رہا ہو، استغفار بھی کر رہا ہو، اور دوسرے نیک اعمال بجالانے کی بھی کوشش کر رہا ہو یہاں تک کہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر اس سے کوئی جھگڑے، اُسے برا بھلا کہے تو وہ بالکل جواب نہ دے اور یہ کہہ کے چپ ہو جائے کہ مَیں روزہ دار ہوں، مَیں تو اس ٹریننگ میں سے گزر رہا ہوں اور میری یہ کوشش ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤں۔ تو لازماً ایسا شخص پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرلے وہ آگ سے یقیناً نجات پا جاتا ہے اور اس کی جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کے شروع میں جس کا میں نے حوالہ دیا تھا اس کی تفصیل میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس مہینہ میں اپناتا ہے یعنی کوئی بھی اچھا فعل کرتا ہے، کام کرتا ہے، نیکی کو اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو جملہ فرائض ادا کر چکا ہو، جتنے اس کے ذمّہ فرض ہیں اس نے ادا کر دیئے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز	الیس اللہ بکاف عبدہ	کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ		گولبازار ربوہ
فون047-6213649		047-6215747

ہوں۔ اور جس نے ایک فریضہ اس مہینے میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستّر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ یہ مؤاخات اور اخوت کا مہینہ ہے یعنی دوسرے کے غم میں شریک ہونا، دوسروں سے نرمی سے پیش آنا، دوسروں کو معاف کرنا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کو قائم کرنا اور یہ سب باتیں پھر حقوق العباد اور اعمال صالحہ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ بلکہ یہ ان کی وضاحت ہی ہیں۔

اور جب یہ ساری باتیں جمع ہو جائیں تو ایسے لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے آگ سے بچنے کی خوشخبری دی ہے اور مسلسل نیکیوں پر قائم رہنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنے خلاف ہونے والے ظلموں پر صبر کرنے کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔

عموماً رمضان میں پاکستان میں بھی اور بعض دوسرے ممالک میں بھی جہاں ان نام نہاد علماء نے اپنا اثر قائم کر کے مسلمانوں کو غلط راستے پر ڈالا ہوا ہے احمدیوں پر ظلم اور زیادتی کے نئے سے نئے طریقے اپنائے جاتے ہیں جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا احمدیوں کو جذباتی، روحانی، مالی اور جانی تکلیفیں اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی تعلیم دی ہے کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور پھر رمضان میں تو خاص طور پر اُس مومن کو جو نیک اعمال بجا لا رہا ہے اور صبر کا مظاہرہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ اس لئے اس تربیتی مہینے میں تو خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں، استغفار، نوافل اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کو اپنے قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ایسے ہی اعمال کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عمل کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيْراً (الدھر:13) اور ان کے نیکیوں پر قائم رہنے اور صبر کرنے کی وجہ سے انہیں جنت اور ریشم عطا کیا جائے گا۔ پس آج اگر احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ ظلم ہم پر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے کہ آنے والے امام کو ہم نے مان لیا، اس وجہ سے ہم پہ ظلم ہو رہا ہے تو دشمن کو یہ ظلم کرنے دیں اور صبر سے کام لیں کہ اس سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ ظالموں کو جو اللہ تعالیٰ نے انذار کیا ہے اس سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ ان آگ لگانے والوں سے کیا سلوک کرے گا۔ لیکن ان دنوں میں ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ انسانیت کے لئے بالعموم اور اُمّت مسلمہ کے لئے بالخصوص رحم کی دعا کریں۔ بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ ان ظلموں کے بعد دعا نہیں ہوسکتی ۔لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کی اکثریت گو دین کے معاملے میں پُر جوش تو ہے لیکن دین کے علم سے بالکل ناواقف ہے یا معمولی علم رکھنے والے ہیں یا علماء سے خوفزدہ ہیں۔ اور یہ جو دین کے نام نہاد عالم ہیں یہ لوگ ہیں جو انہیں غلط راستوں پر ڈال رہے ہیں۔

پس رمضان کے اس آخری عشرے میں صبر کا انتہائی مظاہرہ کرتے ہوئے، دعاؤں اور نوافل پر زور دیتے ہوئے، استغفار اور توبہ کرتے ہوئے، نیک اعمال بجا لاتے ہوئے، تقویٰ پر ہمیشہ چلنے کا عہد کرتے ہوئے، آگ سے دور ہونے والے اور جنت کو حاصل کرنے والے بننے کی کوشش کریں۔

ہمیں اس رمضان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْن (الشعراء:91) اور جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ دُور نہیں ہوگی۔ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ (سورۃ ق:33) یعنی یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے گئے تھے۔ یہ وعدہ ہر اس شخص سے ہے جو خدا کے آگے جھکنے والا ہے۔ اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے، اس سے یہ وعدہ ہے۔ جو احکام شریعت اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں ان پر عمل کرنے والا ہے اس سے یہ وعدہ ہے۔ تو رمضان سے ہم میں سے ہر ایک کو اس طرح گزرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس طرح اللہ اور رسول ﷺ نے گزرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخری عشرہ میں بھی یہ برکات سمیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا اور اس کی جنت میں داخل ہونے والا بنائے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج پھر جمعہ کے بعد مَیں جنازہ ہائے غائب پڑھاؤں گا۔ ایک تو افسوسناک اطلاع یہ ہے، جیسا کہ مَیں نے پچھلی دفعہ درخواست دعا کی تھی کہ ہمارے ایک بھائی شیخ سعید احمد صاحب جن کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے احمدیت کی دشمنی کی وجہ سے گولیاں ماری گئی تھیں، وہ، ہسپتال میں کافی زخمی حالت میں تھے۔ وہ 12 دن ہسپتال میں رہنے کے بعد آخر پھر جانبر نہ ہوسکے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اور انہوں نے بھی شہادت کا رتبہ پایا۔ اس شہید نے بھی نوجوانی کی عمر میں اپنا خون پیش کیا۔ ان کی 42 سال عمر تھی اور ان کی شادی گزشتہ سال ہی ہوئی تھی اور اس حملے کے دوران جب یہ ہسپتال میں تھے، اس عرصے میں ہی ان کے ہاں پہلے بیٹے کی ولادت بھی ہوئی۔ یہ تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آئے تھے تو ان کو بتایا گیا کہ آپ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے تو وہ کچھ اظہار نہیں کر سکتے تھے لیکن ان کی آنکھوں میں ذرا نمی سی آ گئی۔

اس خاندان میں جس کے یہ نوجوان شیخ سعید صاحب ہیں پہلے بھی تین شہادتیں ہو چکی ہیں۔ ان کے والد شیخ بشیر صاحب کو زہر دے کر احمدیت کی وجہ سے مارا گیا، شہید کیا گیا۔ پھر ایک بھائی شیخ محمد رفیق صاحب اور ان کے ماموں پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کو فائرنگ کر کے شہید کیا گیا تھا۔ شیخ مبشر احمد صاحب کو تو اس سال کے شروع میں شہید کیا گیا۔

شیخ سعید صاحب بھی بڑے خاموش طبع انسان تھے، ہمیشہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی، انتہائی مخلص خادم دین اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ 1990ء میں مولویوں نے ان کے خلاف فوج کو شکایت کی جس پر انہیں گرفتار کیا گیا اور پھر ضمانت پہ رہائی ہوئی۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا، ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور ایک بیٹا ہیں اور والدہ ہیں۔ ان کی عمر 72 سال ہے۔ ان کے لئے بھی بڑھاپے میں یہ صدمہ بڑا بھاری ہے۔ ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

گزشتہ جمعہ کو جب مَیں نے دو شہداء کا ذکر کیا تھا تو ڈاکٹر منان صدیقی صاحب کا ذکر ان کی علاقہ میں واقفیت اور بعض کاموں کی وجہ سے تھا اور دوسرے ضلع میرپور خاص بھی بہت بڑا ضلع ہے جہاں جماعت بھی بڑی ہے اس کے مقابلے میں نواب شاہ کا ضلع چھوٹا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس سے کیا سلوک کرنا ہے، شہادت کا درجہ تو بہرحال دونوں نے لیا۔ گزشتہ دنوں مجھے بعض افسوس کے خط آ رہے تھے تو ان میں سے ایک اچھلے بھلے پڑھے لکھے نے صرف ڈاکٹر صاحب کے افسوس کا ذکر کیا، حالانکہ اگر میرے سے افسوس کرنا ہی ہے تو پھر تو دونوں شہداء کا افسوس کرنا چاہئے تھا۔ سیٹھ صاحب سے بھی میری ذاتی واقفیت تھی، بڑے خاموش طبع اور کام کرنے والے، دین کا جذبہ وشوق رکھنے والے کارکن تھے۔ مَیں جب بھی نوابشاہ گیا ہوں، کئی مرتبہ گیا ہوں، خاص طور پر ملنے کے لئے آتے تھے، میٹنگ کرتے تھے، جماعتی کاموں میں مشورہ لیتے تھے اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تو بہرحال میں اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

آج دوسرا جنازہ غائب جو ابھی ادا ہوگا وہ ایک ہماری سیرین (Syrian) بہن مروہ الغالول صاحبہ ہیں۔ یہ پیدل جا رہی تھیں ان کو پیچھے سے کسی ٹرک یا گاڑی نے ٹکر ماری اور کچھ عرصہ یہ ہسپتال میں رہیں اور پھر ان کی وفات ہوگئی۔ 24 سال ان کی عمر تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی ہماری عربی ویب سائیٹ اَجْوِبَة عَنِ الْاِیْمَان میں بڑی محنت سے کام کر رہی تھیں اور ہر مشکل کام انہوں نے اس میں کیا۔ پھر اسی طرح الاسلام ویب سائیٹ پر زکوٰۃ کے موضوع پر انگریزی میں لکھی گئی ایک کتاب کا انہوں نے عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس ترجمے کی تکمیل کے بعد دراصل یہ اس کو کتابی شکل دینے کے لئے پریس میں جا رہی تھیں، تو حادثے کا شکار ہو گئیں۔ بہت نیک خاتون تھیں۔ تقویٰ شعار تھیں، خدمت کا جذبہ رکھنے والی تھیں۔ اکثر کہتی تھیں کہ مجھے دین کا کام ملتا چلا جائے۔ یہاں ان کے منگیتر محمد ملص صاحب ہیں جو ایم ٹی اے العربیہ میں کام کر رہے ہیں۔ عنقریب ان کی شادی ہونی تھی۔ بہرحال جو اللہ کی تقدیر۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر اور حوصلہ دے۔

ایک تیسرا جنازہ غائب ہوگا یہ بھی سیرین (Syrian) ہیں سامی قزق صاحب۔ ان کی چند روز قبل وفات ہوئی ہے۔ یہ بھی فلسطین کے ایک مخلص احمدی خضر قزق صاحب کے بیٹے تھے اور نوجوانی میں ہی یہ بڑا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ 1996ء میں برطانیہ میں جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی اور حضور رحمہ اللہ سے جو شفقت کا سلوک دیکھا تو اس کے بعد ایمان میں یہ اور بھی بڑھ گئے اور واپس جا کر اپنا ایک مکان تھا جو جماعتی ضروریات کے لئے انہوں نے بغیر کرایہ کے جماعت کو دے دیا اور کہا کہ مَیں جماعت کے لئے دے رہا ہوں اس لئے کوئی پیسہ وصول نہیں کروں گا۔ جب یہ جلسہ پر آئے تھے تو کہتے ہیں اب جلسہ پہ آ کے مجھے پتہ لگا کہ جماعت احمدیہ کیا چیز ہے۔ بہت نیک طبع ملنسار انسان تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی احمدیت کے زیور سے آراستہ کرے۔ ان کو توفیق دے کہ وہ بھی جماعت میں شامل ہوں۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

خوش آمدید

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

(............مکرم محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان............)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری زندگی میں ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے بابرکت ایّام اپنی تمام تر برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آرہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام میں جماعت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں تمام سعادت منداور خوش قسمت روحیں جمع ہوکر اپنی روحانی و اخلاقی ترقیاں اوراگلے ایک سال کے روحانی قوتیں حاصل کر لیتی ہیں۔جلسہ سالانہ ذکرالٰہی عبادات، دعاؤں، درس وتدریس، علماء سلسلہ کی علمی تقریریوں اور سب سے بڑھ کرہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات سے مزیّن ہے۔ امسال یہ عظیم الشان روحانی اجتماع قادیان میں مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ رکو منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز اس جلسہ سالانہ کی عظیم الشان خوبی اور برکت یہ ہے کہ اس میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شرکت اور خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کی تقریبات کا اختتام ہوگا۔

اِس بےنظیر اور لاثانی روحانی اجتماع کی بنیاد باذن الٰہی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ہاتھوں سے ۱۸۹۱ء میں رکھی گئی تھی۔اِس پہلے جلسہ سالانہ کی حاضری ۷۵ تھی۔اس کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ اِس جلسہ کی حاضری ہر سال بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ ربوہ پاکستان میں ۱۹۸۳ءکو منعقد جلسہ سالانہ کی حاضری پونے تین لاکھ بتائی جاتی ہے۔

اِس کے بعد فرعون زمانہ ضیاء الحق کے سیاہ آرڈیننس کے نتیجہ میں پاکستان میں یہ جلسہ سالانہ بند کر دیا گیا۔لیکن اس کے بعد دنیا کے مختلف مغربی و مشرقی مما لک میں جلسہ سالانہ کا عظیم انعقاد ہوتا رہا۔

۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ کے انعقاد ایک سو سال پورے ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بنفس نفیس تشریف فرما ہوکر جلسہ سالانہ قادیان کو برکت بخشی تھی۔ ۱۹۹۴ء میں جب سے MTA کا آغاز ہوا اُس وقت سے دنیا کے مختلف مما لک میں ہونے والے سالانہ جلسوں کی کاروائی اکناف عالم میں براہِ راست دیکھی وسنی جانے لگی۔خاص کر خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے برطانیہ کے جلسہ سالانہ کو بین الاقوامی جلسہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اِس طرح MTA کے توسط سے انگلستان میں ہونے والے جلسہ کی حاضری کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔اِس جلسہ کی عظمت کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اِعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘(اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۴۱)

اسی طرح جلسہ سالانہ کی فضیلت کے بارے میں مورخہ ۲۹/جون ۲۰۰۸ءکو کینیڈا میں منعقدہ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ کا مقصد یہی تھا کہ دنیا کے جھمیلوں سے بعض کمزوریاں جو انسان کے اندر ان جھمیلوں میں ڈوب کر پیدا ہو جاتی ہیں ان کمزوریوں کو دور کریں۔وہ ایک خاص ماحول کی وجہ سے دور ہو جائیں یہاں جلسہ پر اکٹھے ہونے کی وجہ سے اور پھر ویسے بھی ایک ایسا ماحول جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہوکر اللہ اور اس کے رسول کی باتیں کررہے ہوں اللہ کے خاص فضلوں سے حاصل ہوتا ہے فرشتے بھی ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور اُنہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے اور جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ساری فضا ان کے سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب وہ لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کررہے تھے، تیری بڑائی بیان کررہے تھے۔ تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کیا اُنہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اُنہوں نے تو تیری جنت دیکھی نہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اُن کی کیا کیفیت ہوگی جب وہ میری جنت دیکھ لیں گے۔ فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کی کیا حالت ہوگی اگر وہ میری آگ دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے ہیں اس پر خدا تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا ہے اور اُنہیں وہ سب کچھ دیا جو اُنہوں نے مجھ سے مانگا۔اور مَیں نے اُنہیں پناہ دی جس سے اُنہوں نے مجھ سے پناہ طلب کی ہے۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اُن میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماشہ بین کے طور پر وہاں بیٹھ گیا۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اُس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن کے پاس بیٹھنے والے بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتے۔

حضور انور نے فرمایا:

پس یہ ماحول جو جلسہ کا ہے اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ الٰہی جلسہ ہے۔ یقیناً جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودگی حاصل کرنے والے ایمان میں بڑھنے والے، بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں وہ اُنہیں ایمان میں بڑھانے والا ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے۔جو کمزور ایمان ہیں اُن کے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی بخشش اور پناہ کی نظر کسی پر پڑتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی جنّت کی بشارت کا اعلان فرماتا ہے تو ایک پاک اور مثبت تبدیلی کی طرف اُس کے قدم اُٹھنے لگتے ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھنی چاہئے اور اُس کے حضور یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہماری یہ مجلس اُس مجلس میں شمار ہو جائے جس کے شاملین کو اللہ تعالیٰ آگ سے پناہ دیتا ہے جن کو جنت کی بشارت دیتا ہے اور جس مجلس کی برکت سے راہ چلتوں کے سامان بھی ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے ان جلسوں اور مجالس میں خدا تعالیٰ کی تائید کا پتہ جہاں اپنوں میں پاک اور مثبت تبدیلی کے اظہار سے چلتا ہے وہاں غیروں کے تأثرات بھی اس بات کی تائید کررہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔اُس کے فرشتوں کی موجودگی ہمارے لئے تسکین کا باعث بن رہی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۵ تا ۱۱/ستمبر ۲۰۰۸ء)

جلسہ سالانہ کی برکات اور فیوض کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اِس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے‘‘۔(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۲)

اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کرنے والوں اور میزبانوں کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں سے چند ایک اختصار کے ساتھ درج کی جاتی ہیں۔ان کی پابندی بہت ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاظ وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔‘‘

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’وہ عالمی ادارہ جس کا نام اقوام متحدہ ہے جس کو United Nations کہا جاتا ہے وہ پھٹے ہوئے دلوں کا مصنوعی طور پر باندھا ہوا ایک مجموعہ ہے اس کے سوا اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔کوئی ایک بھی قوم اُس میں ایسی نہیں جو جذبۂ ایثار کے ساتھ آراستہ ہو جو جذبہ ایثار میں سرشار ہوکر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے ارادے کے ساتھ اِس عالمی ادارے میں شامل ہو....اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں تو آپ وہ ہیں جو اس United Nations کو جنم دینگے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی United Nations ہوگی اور تمام کائنات پر چھا جائیگی ہر دل کو باندھ دے گی، ہر وجود کو ایک کردے گی، ساری قومیں ایک چشمہ سے سیراب ہوں گی۔خدا کرے کہ جلد از جلد وہ دن آئیں۔ہمیں اس کی تیاری کرنی ہے ہمارے سپرد یہ کام سونپا گیا ہے سپ اپنی حقیقت کو پہچانیں اُن توقعات پر نظر ڈالیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور کوئی ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں نہیں آئے گا۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ ۲۸؍جولائی ۱۹۹۵ء)

آپؒ مزید فرماتے ہیں: ’’ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرے دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔ ان کے افسران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا خیال رکھیں فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی کارروائی وقار اور خاموشی سے سنیں۔وقت کی پابندی کا خیال رکھیں جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں نہ کریں۔صفائی کا خیال رکھیں۔

مسجد رہائش گاہ جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف سُتھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں اپنے ساتھ بیگ میں یا جیب میں ایک خالی پلاسٹک کا تھیلا رکھ لیا کریں اور استعمال شدہ چیزیں اسی میں ڈالا کریں۔بعد میں اُسے بڑے بِن میں پھینک دیا کریں۔کھانا کھانے والی مارکیوں میں بھی کھانا کھانے کے بعد Disposable برتن خود اُٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیں یا اگر منتظمین چاہیں تو پھر وہ خود ہی یہ کام کریں گے۔خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت تھی کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جا سکتا ہو۔اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں اس میں کسی تردّد کی ضرورت نہیں....

ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں یاد رکھیں حفاظت صرف اللہ کی ہے مگر اللہ کے حکم کے تابع حفاظت کے لئے اپنے ذہن کو بیدار رکھنا چاہئے۔لیکن اس یقین کے ساتھ کہ حفاظت بہر حال اللہ ہی کی ہے۔ جو بھی دوست آپ کے دائیں بائیں بیٹھے ہوتے ہیں ان پر نظر رکھا کریں اُن کو چاہئے کہ آپ پر نظر رکھیں کسی کے متعلق اطلاع ملتی ہے کہ وہ اجنبی ہے اور اُس کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں تو چاہئے کہ محکمہ کو اطلاع کریں اور جب تک محکمہ کی طرف سے انتظام نہ ہو آپ بھی اس کے ساتھ ساتھ رہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۸؍جولائی ۲۰۰۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ اِس جلسہ میں ہونا ایک بہت بڑا مقصد رکھتا ہے۔اگر خدا کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی ،اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم رکھتے ہوئے بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔اگر یہ مقصد پورا نہیں کرنا تو پھر جلسہ پر آنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں بھی صرف اُن ہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اِس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس جلسہ کا اجراء فرمایا تھا۔آپؑ فرماتے ہیں کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّت غائی یعنی وہ بنیادی وجہ، وہ مقصد جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں، اصلاح خلق اللہ ہے آپ کی بعثت کا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم تقویٰ میں ترقی کرینگے۔(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍اگست ۲۰۰۷ء بمقام جرمنی)

فرمایا: ’’یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اِس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو اور اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے اُنہیں ختم کرو۔دوسری بات یہ ہے کہ نیکیوں کو پھیلاؤ۔نیکیوں کی تلقین کرو اور بُری باتوں سے روکو۔تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے۔اس لئے جو جلسے پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اس میں بھرپور حصہ لیں۔

اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سُنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

مہمانوں کو نصائح

مہمانوں کو بھی یہ مدِنظر رکھنا چاہئے کہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے۔ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجا لاتے ہیں۔لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو اس کو برداشت کریں۔

مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلائیں۔کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں، تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئے اور صَرفِ نظر کرنا چاہئے اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایت

اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

جو میزبان ہیں اُن کا فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خُلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔یہ نہیں کہ اِدھر جلسہ ختم ہوا اور اُدھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے؟ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو تو جو بھی ڈیوٹی دیں تو پوری محنت اور دیانت داری سے دیں۔

اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں۔لیکن یاد رکھیں مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍جولائی ۲۰۰۳ء)

’’تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہے۔ صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے تو آپ پوری توجہ سے اسی طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں اُن کی تقریریں بھی سنیں اور اُن کی محنت کو ضائع نہ جانے دیں۔‘‘ (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بہت ساری محبت بھری دُعائیں کی تھیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

نیز حضور اقدس علیہ السلام نے دُعا کی کہ:

اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للّٰہ تکلیفِ سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرمائے۔آمین ثم آمین‘‘

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۱)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مہمانان کرام کے حق میں حضور اقدس کی دُعائیں قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مہمانان اور میزبان حضرات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی ہدایات و ارشادات کے مطابق جلسہ سالانہ کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مبارک ایّام کو گزارنے اور جلسہ سالانہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ

بڑا ہی پیارا ہے جلسہ ہمارا — بِنا جس کی ڈالی مسیح زماں نے
بہت عظمتوں برکتوں والا جلسہ — عطا کی یہ نعمت خدائے جہاں نے
جو تقدیر میں تھا مقدر ازل سے — ہمیں آکے بخشا مسیح زماں نے
یہ ہے دین احمد کی وحدت کا مرکز — سنوارا جسے مالک دو جہاں نے
محبت، اخوت، عبادت ، اطاعت — اسی سے ہیں سیکھے یہ جذبے جہاں نے
مسیحا نے خود جس کی کی آبیاری — یہ ہے شجر طیب اُگایا خدا نے
یہ جلسہ بڑی برکتوں کا ہے حامل — گواہی دی خود اسکی ارض و سما نے
جو وعدے کئے تھے خدا نے مسیح سے — اسی سے وہ پورے کئے ہیں خدا نے
ہیں تقریریں اس کی بڑی پیاری پیاری — لٹاتی ہیں ہم پر مسیح کے خزانے
جو نظمیں سُنو اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ — خدا کی محبت کے شیریں ترانے
بلند بانگ نعرے یہ اونچے منارے — کہاں دیکھے ایسے نظارے جہاں نے
وہ جلسہ کہ خود جس میں آئیں خلیفہ — پیاسوں کو مئے عشق مولیٰ پلانے
چلے آئے عشاق مستی میں اپنی — مخالف کی راتوں کی نیندیں اُڑانے
عدو کی عداوت نے جب زور مارا — تو تھاما ہمیں اُس ہی یار نہاں نے

خدا سے محبت خلیفہ سے طاعت
ڈرایا نہیں ہم کو سودوزیاں نے

(تنویر احمد ناصر استاد جامعۃ المبشرین قادیان)

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے ممبران کے ساتھ میٹنگ میں کارکردگی کا جائزہ اور خدمت کے دائرہ کو وسیع تر کرنے کے لئے اہم ہدایات۔

نئی جلسہ گاہ 'حدیقہ احمد' اور اس میں قائم ونڈمِل (Wind Mill) کا معائنہ۔ ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور نے ملاقاتیں۔ مشن ہاؤس سے ملحقہ ہال کے ساتھ نصب سولر سسٹم کا معائنہ۔ کینیڈا ڈے کی تقریبات میں شمولیت۔ دفتر لجنہ اماء اللہ 'بیت النصرت' کا افتتاح۔ AMJ کینیڈا کے دفتر کا افتتاح۔ پیس ویلج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس کا وزٹ۔ Aims کمیٹی کے ممبران کے ساتھ میٹنگ۔ اجتماعی ملاقاتیں۔ ہزاروں افراد مردوزن نے شرف زیارت و ملاقات حاصل کیا۔ کیلگری کے لئے روانگی۔ کیلگری میں والہانہ استقبال۔ مسجد بیت النور کمپلیکس کا معائنہ

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30/جون 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعدازاں ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت آپ کے کیا پراجیکٹس ہیں۔ خصوصاً افریقہ میں کیا کام ہو رہا ہے۔

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب نے بتایا کہ نائیجیریا میں کنویں کھدوانے کا کام ہو رہا ہے۔ ابوجہ کے نزدیک ایک کنواں کھدوایا گیا ہے اور یہ کام کر رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا Omaisha والے ابھی تک انتظار کر رہے ہیں وہاں کنواں نہیں کھدوایا گیا۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ عمائشہ میں بھی کنویں کھدوانے کا انتظام مکمل ہے، بااعتماد کنٹریکٹر ملنے کا انتظار ہے۔ یہاں بھی جلد کنواں کھدوایا جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا اب Omaisha میں کمپیوٹر سنٹر بھی کھولنا ہے انہیں مَیں نے آغاز میں پانچ کمپیوٹر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہاں دو پرائمری سکول بھی کھولنے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا اس ذمہ داری کو اٹھائے۔ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ ہمارے پاس 100 کمپیوٹر تیار ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ میں سے کسی کو وہاں بار بار وزٹ کرنا چاہئے۔ وہاں جانا اور موقع پر جائزہ لینا ضروری ہے۔

چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ ہم نے وہاں Cataract Surgery کو سپانسر کیا ہے۔ لوکل ڈاکٹرز نے آپریشن کئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف 35 افراد کی سرجری ہوئی ہے۔ بورکینا فاسو میں تو 200 سے زیادہ مریضوں کے آپریشن ہوئے ہیں۔ آپ کو صرف دو کے فگر میں نہیں بلکہ تین، چار کے فگرز میں داخل ہونا چاہئے۔

چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے "Orphan Care" کے پروگرام کے بارہ میں رپورٹ پیش کی کہ یہ پروگرام کینیڈا میں جاری ہے اور ہم 35 ڈالر فی بچہ ماہانہ ادا کر رہے ہیں جو اس کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ یہ ایسے بچے ہیں کہ ان کے ماں باپ دونوں نہیں ہیں۔ ان کے عزیز ان کو پال رہے ہیں یا وہ لوگ جنہوں نے ان بچوں کو Adopt کیا ہوا ہے۔

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ نے بنگلہ دیش میں کئے جانے والے کام کے بارہ میں اپنی رپورٹ پیش کی کہ وہاں گزشتہ طوفان کے ذریعہ جو تباہی ہوئی تھی اس میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ڈاکٹر علیم خان صاحب کو بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے وہاں متاثرہ علاقے میں کام کیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں بنگلہ دیش کا کوئی ڈاکٹر نہیں ہے جس پر بتایا گیا کہ بنگلہ دیش کے ایک ڈاکٹر ہیں اور وہ یہاں کے شہری ہیں اور ملک سے باہر سفر کر سکتے ہیں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اس وقت 3 لاکھ ڈالر کی رقم ہیومینیٹی فرسٹ کے فنڈ میں موجود ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ بڑی رقم ہے اس سے آپ کافی پراجیکٹ کر سکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ بنگلہ دیش میں 200 گھروں کے قیام میں مدد کی جائے اور نائیجیریا میں دس کنویں لگائے جائیں۔

حضور انور نے ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم میں بعض انجینئرز احباب کا تعارف حاصل کیا اور ان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ کو ہدایات فرمائی کہ اپنی Drilling Machine کی خرید کا جائزہ لیں اس سے آپ کے اخراجات کم ہو جائیں گے۔ ورنہ کنویں کھدوانے اور بور کروانے کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ وہ لوگ Diamond Drill استعمال کرتے ہیں جو بعض اوقات کام کے دوران ٹوٹ جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ بور کروانے کے بہت زیادہ پیسے چارج کرتے ہیں اور بعض دفعہ دوگنی رقم وصول کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مڈل ایسٹ سے اور یہاں سے بھی جائزہ لیں بعض کمپنیاں اچھی حالت میں استعمال شدہ ڈرل مشین فروخت کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے بورکینا فاسو اور غانا کے لئے ایک ڈرل مشین خریدی ہے جس کی وجہ سے اخراجات میں بہت کمی آ گئی ہے۔ ایک لوکل کینیڈین دوست عطاء الواحد صاحب بھی ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم میں شامل ہیں اور وہ مکینیکل انجینئر ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ نومبائعین کی تربیت میں بہت زیادہ مصروف ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سے اور کام بھی لینے چاہئیں۔ ان کو افریقہ بھی بھجوایا جا سکتا ہے وہاں افریقہ کے حالات دیکھیں اور معلومات حاصل کریں اور ان کی ضروریات کا جائزہ لیں۔ عطاء الواحد صاحب نے بتایا کہ وہ جانے کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں Food Bank کے بارہ میں بھی رپورٹ پیش کی گئی کہ ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا اس پراجیکٹ کو بھی چلا رہی ہے اور 80 خاندانوں کو خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ حکومت ان خاندانوں کو کچھ رقم مہیا کرتی ہے لیکن وہ مکانوں کے کرائے اور دوسرے بلز کی ادائیگی میں صرف ہو جاتی ہے۔ ہم ان کو اجناس، فروٹ اور جوس وغیرہ کی شکل میں ماہوار خوراک مہیا کرتے ہیں۔ جن خاندانوں کو خوراک مہیا کی جا رہی ہے ان میں پاکستانی، کینیڈین، جمائیکن اور ساؤتھ امریکن ممالک کی فیملیز شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ممبران سے ان کے سپرد کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مختلف ممبران نے اپنے سپرد کام اور ذمہ داریوں کی تفصیل بتائی۔ حضور انور نے ممبران کو ہدایت فرمائی کہ افریقہ میں اپنے پراجیکٹ کو پھیلائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب جلد نائیجیریا میں کمپیوٹر سنٹر کھولیں وہاں اس کی بہت ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا صرف سیکنڈری سکول میں ہی نہیں بلکہ دوسرے بڑے شہروں اور قصبوں میں کمپیوٹر سنٹر بھی شروع کرنے ہیں۔

چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ ہم نے برما میں آنے والے طوفان سے متاثرہ افراد کے لئے بھی فنڈ اکٹھے کئے تھے۔ لیکن برما کی حکومت نے باہر کی NGOs کو کام کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضور انور نے فرمایا ہیومینیٹی فرسٹ یوکے نے ایمبیسی کے ذریعہ روابط کر کے کارروائی کی ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کی میٹنگ گیارہ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ سترہ مختلف فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

نئی جلسہ گاہ کا معائنہ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے نیشنل ہیڈ کوارٹر مسجد بیت الاسلام، میپل اونٹاریو سے قریباً 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع قصبہ بریڈفورڈ میں اپنی جلسہ گاہ کے لئے 250 ایکڑ قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔

بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس قطعہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ایک بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس قطعہ زمین پر پہنچے جہاں مقامی جماعت کے احباب و خواتین نے حضور انور کا استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں اور بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور خواتین کو شرف زیارت بخشا۔ بعض خواتین نے اپنے بچوں کو گود میں لیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حدیقہ احمد

جلسہ سالانہ یوکے سال 2006ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کم ازکم 300 ایکڑ قطعہ زمین اپنی جلسہ گاہ کے لئے خریدے۔ جماعت کینیڈا نے لبیک کہتے

ہوئے زمین کے حصول کی کوشش شروع کردی اور سال 2006ء اور 2007ء میں 250 ایکڑ زمین کا ایک وسیع و عریض قطعہ حاصل کرلیا اب وہ کوشش کررہے ہیں کہ اس قطعہ کے ساتھ مزید پچاس ایکڑ مل جائیں تاکہ تین سو ایکڑ مکمل ہوجائیں۔

بریڈفورڈ کا قصبہ جہاں یہ زمین خریدی گئی ہے 25 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہاں سے ٹورانٹو کے لئے ٹرین کی سہولت بھی موجود ہے۔ بذریعہ کار نصف گھنٹہ کا سفر ہے۔

اس 250 ایکڑ میں سے پچاس ایکڑ پر درخت لگے ہوئے ہیں۔ جبکہ باقی دوسوا یکڑ کا حصہ ایسا ہے کہ جہاں پر مختلف پروگرام کئے جاسکتے ہیں اور یہ حصہ قابل زراعت بھی ہے۔ اس زمین میں پانچ ایکڑ کے دو تالاب بھی ہیں جن میں مچھلی فارم ممکن ہے۔ اس زمین کے ایک حصہ پر ایک تعمیر شدہ گھر بھی موجود ہے۔ اس وقت 160 ایکڑ زمین بغرض زراعت ٹھیکے پر دی گئی ہے جہاں پر مکئی کی فصل کاشت کی گئی ہے۔

اس قطعہ زمین پر مختلف تعمیرات کے منصوبے زیرغور ہیں۔ جن میں مسجد کی تعمیر، جلسہ گاہ، جامعہ احمدیہ و ہوسٹل کی تعمیر، سٹاف کی رہائش گاہ اور دفاتر، لنگرخانہ کی تعمیر کے علاوہ پارک، کیمپ گراؤنڈ اور یوتھ گراؤنڈ اور قبرستان کے منصوبہ جات شامل ہیں۔ جماعت کینیڈا ان معاملات کے لئے پروفیشنل پلانرز کی مدد سے پلان تیار کررہی ہے۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز بھی اس میں مدد کررہی ہے۔

چونکہ یہ قطعہ زمین بہت وسیع و عریض ہے اور اس کے ایک حصہ میں جنگل بھی ہے۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ کار مختلف راستوں اور جنگل کے مختلف حصوں سے گزرتے ہوئے قریباً نصف گھنٹہ تک اس کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس قطعہ اراضی کا نام ''حدیقہ احمد'' عطا فرمایا۔

وِنڈمل (Wind Mill) کا معائنہ

اس قطعہ زمین کے ایک حصہ میں احمدی انجینئرز ایسوسی ایشن کینیڈا نے ایک Wind Mill لگائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ قبل کینیڈا کی انجینئرز ایسوسی ایشن سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ کینیڈا میں Wind Mill لگائیں اور تجربہ کریں۔ چنانچہ ہمارے انجینئرز نے ہنگامی طور پر ٹاؤن کی انتظامیہ سے اجازت لے کر اس پر کام شروع کردیا اور دن رات محنت کرکے دو ماہ کے عرصہ میں اس پراجیکٹ کو مکمل کرلیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس Wind Mill کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ چیئرمین احمدی انجینئرز ایسوسی ایشن کینیڈا شیخ عبدالہادی صاحب نے اس
ونڈمل کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے تفصیلی معلومات دریافت فرمائیں جس پر ونڈمل کے پراجیکٹ انجینئر کامران اشرف صاحب نے حضور انور کو پراجیکٹ کی پلاننگ سے لے کر اس کے ڈیزائن اور انسٹالیشن (Instalation) کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا کہ آپ نے اتنی جلدی تکمیل کرلی ہے۔

اس Wind Mill کی 2.6KW Capacity ہے۔ ٹاور کی بلندی 50 فٹ ہے اور اس کے اوپر جو تین بلیڈ لگے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کی لمبائی 6 فٹ ہے اور ان بلیڈز کا Diameter بارہ فٹ کا ہے۔

اس ونڈمل کی ایک منفرد بات یہ ہے کہ اس قصبہ بریڈفورڈ کی حدود میں یہ واحد Renewable Energy کا پراجیکٹ ہے اور شہر کی انتظامیہ نے جماعت کی اس کوشش کو بہت سراہا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ Wind Mill کی بجلی کہاں استعمال ہورہی ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس قطعہ زمین پر جو تعمیر شدہ گھر موجود ہے وہاں اس کی بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ حضور انور اس گھر کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں Basement میں الیکٹریکل روم ہے اور وہاں اس ونڈمل سے بجلی کا کنکشن دیا گیا ہے۔ حضور انور نے انجینئرز صاحبان سے بجلی کی پیداوار اور ترسیل کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس پراجیکٹ کی انفارمیشن ایک بڑے بورڈ پر ظاہر کی جائیں تاکہ آنے جانے والوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور انہیں معلومات کے حصول کے لئے سہولت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ بڑی Wind Mill کے پراجیکٹ کا بھی تجربہ کریں۔ حضور انور نے اس ونڈمل کی پراجیکٹ کے اخراجات کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ افریقہ کے لئے کم قیمت پر پراجیکٹ ڈیزائن کریں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ونڈمل اور گھر کی عمارت کے درمیان میپل (Maple) کا پودا لگایا۔

ونڈمل (Wind Mill) کا معائنہ مکمل ہونے کے بعد سیکرٹری صاحب جائیداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو زمین کے نقشہ جات دکھائے۔ ان نقشہ جات میں زمین کے مختلف حصوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور مختلف پہلوؤں سے تفصیلات ظاہر کی گئی تھیں۔

پانچ ایکڑ پر مشتمل پانی کے دو تالاب ہیں اور حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کو ڈویلپ کریں اور Fish Pond بنادیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آٹھ دس ایکڑ پر چیریز (Cherries) لگائیں۔

اس ونڈمل (Wind Mill) اور قطعہ زمین کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آیئے اب دعا کرلیتے ہیں۔ مقامی جماعتوں کے لوگ کچھ دور کھڑے تھے جب کسی نے بلند آواز سے انہیں بتانے کی کوشش کی کہ دعا ہونے لگی ہے تو حضور انور نے فرمایا کہ وہاں قریب جا کر دعا کرلیتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور چل کر احباب کے قریب آئے اور دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے جماعت کینیڈا نے باربی کیو (BBQ) کا انتظام کیا ہوا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے کچھ دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھر سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کی خدمت میں خدام نے تازہ سٹرابیری (Strawberry) کی ایک ٹرے پیش کی جو حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے خدام میں تقسیم کردی۔ اس موقع پر موجود جماعتی عہدیداران اور خدام حضور کے پاس کھڑے رہے اور باری باری حضور کے قریب آتے۔ حضور انور اپنی مٹھی بھرتے اور ان کے ہاتھوں میں ڈال دیتے۔ جب Strawberry ختم ہوگئی تو Cherries کی بھری ہوئی ٹرے حضور انور کی خدمت میں پیش کردی گئی۔ حضور انور نے یہ بھی اپنے دست مبارک سے اپنے خادموں میں تقسیم کردی۔ حضور انور احباب میں گھل مل گئے اور بعض خدام کی پلیٹ سے کچھ تناول بھی فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ڈیوٹی پر موجود مختلف گروپس، مہمانوں اور قافلہ کے ممبران کو اپنے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بخشا۔ قریباً پندرہ سے زائد مختلف گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں، تصاویر کا یہ پروگرام بیس پچیس منٹ تک جاری رہا۔ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جس نے حضور انور کے ساتھ تصویر نہ بنوائی ہو۔ ہر ایک اپنے پیارے آقا کے قرب سے سیراب ہورہا تھا اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر رہا تھا۔

تصاویر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھر کے اندر تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ بعد ساڑھے چار بجے باہر تشریف لائے اور واپس مسجد بیت الاسلام (پیس ویلج) کے لئے روانگی ہوئی۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے آج بھی پروگرام کے مطابق اجتماعی ملاقاتیں تھیں۔ بعض بوڑھی اور بیمار خواتین جو سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی تھیں یا زیادہ دیر کھڑا رہنا مشکل تھا، مشن کے باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے پاس تشریف لے گئے اور سب کو باری باری شرف زیارت بخشا اور ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ بعدازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج کینیڈا کی جماعتوں East، Durham، York، Markham، Scarborough، Thorncliffe، Brampton Centre، Malton، Brampton Flour Town، Brampton Heartlake، Brampton Peel اور Springdale Village کے 3655 احباب مرد و خواتین نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مرد احباب نے باری باری حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین بھی ایک قطار میں باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں اور شرف زیارت حاصل کرتیں اور سلام عرض کرتیں اور دعا کی درخواست کرتیں۔ حضور انور نے بڑی بچیوں کو قلم اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم جولائی 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقاتیں

صبح دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Hon. Jim Karygiannis حضور انور سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف 1988ء سے قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور مختلف اوقات میں مختلف وزارتوں کے پارلیمانی سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ موصوف دنیا بھر میں اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔

انڈونیشیا اور پاکستان میں جماعت کے خلاف جو Persecution ہورہی ہے۔ موصوف نے اس تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی بعض تجاویز پیش کیں اور حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی اور مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ یہ ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Hon. Maurizio Bevilacqua نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ موصوف بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس آئے ہوئے تھے۔ موصوف لبرل پارٹی کے ممبر ہیں۔ مسجد بیت الاسلام والے حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوتے ہیں۔ 1988ء میں پہلی دفعہ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے تھے۔ پارلیمانی کمیٹی برائے فنانس کے چیئرمین بھی رہے ہیں۔ جماعت کے ساتھ گہرا ذاتی تعلق رکھتے ہیں اور جماعتی پروگراموں میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔ موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی جس

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

میں مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔

سولر سسٹم کا معائنہ

جماعت کینیڈا کی انجینئرز ایسوسی ایشن نے مشن ہاؤس سے ملحقہ Exhibition ہال کے ساتھ ایک سولر سسٹم کی تنصیب کی ہے۔ دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سولر سسٹم کا معائنہ فرمایا۔

اس سولر سسٹم کی مکمل آؤٹ پُٹ Exhibition کو فیڈ کی گئی ہے۔ اس نمائشی ہال کی بیرونی لائٹس جو رات کو سیکیورٹی کا کام دیتی ہیں اسی سولر سسٹم سے چلتی ہیں۔ یہ سولر سسٹم ہال کی مشرقی طرف کی اندرونی لائٹس کو بھی بجلی فراہم کرتا ہے۔ اس سسٹم میں پانچ بیٹریاں کام کر رہی ہیں جو سارا دن انرجی سٹور کرتی ہیں اور پھر رات کو بجلی فراہم کرتی ہیں۔

اس سسٹم کی ایک خصوصی بات یہ ہے کہ اس میں ایک Automatic Transfer Switch کام کر رہا ہے جو ہمارے ایک انجینئر کامران اشرف صاحب نے خود ڈیزائن کیا ہے اور اس پر آنے والا خرچ مارکیٹ میں مہیا Switches کی نسبت نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ڈیزائن کی مدد سے لوڈ (Load) خود بخود سولر سے کمرشل پاور اور کمرشل پاور سے سولر پاور میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سسٹم کو مزید وسعت دینے کے بارہ میں دریافت فرمایا تا کہ سارے Exhibition کا لوڈ (Load) سولر پر شفٹ کیا جاسکے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انجینئرز صاحبان سے اس سسٹم کے تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے۔

اس سسٹم کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ چار عدد سولر ماڈیولز متوازی انداز میں کام کر رہے ہیں۔ ہر ماڈیول کی پاور 130 واٹ ہے۔

2۔ ایک عدد چارج کنٹرولر ہے جو سولر ماڈیول کی آؤٹ پٹ کو 12V کے لیول پر کنٹرول کرتا ہے۔

3۔ ایک عدد Inverter جو 1KW کا ہے اور 12V DC کو 110V AC میں تبدیل کرتا ہے۔

4۔ پانچ عدد 12V کی بیٹریاں ہیں جو 500W کا لوڈ 10 گھنٹے سے 12 گھنٹے تک چلا سکتی ہیں۔

5۔ ایک عدد آٹومیٹک ٹرانسفر سوئچ جو لوڈ (Load) کو سولر اور کمرشل پاور کے درمیان سوئچ کرتا رہتا ہے۔

کینیڈا ڈے کی تقریبات

اس سسٹم کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا ڈے (Canada Day) کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس تقریب کا اہتمام جماعت احمدیہ پیس ولیج نے مسجد بیت الاسلام کے ملحقہ احاطہ میں کیا تھا۔

کینیڈا ڈے 1868ء سے ہر سال یکم جولائی کو منایا جاتا ہے۔ پہلے اس دن کا نام ''ڈومینین ڈے'' رکھا گیا تھا۔ 1982ء سے کینیڈا ایکٹ کے نفاذ کے موقع پر پہلی بار اس دن کا نام سرکاری طور پر تبدیل کر کے ''کینیڈا ڈے'' رکھا گیا۔

اس تقریب کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے ہوا۔ احباب جماعت اور مستورات کی ایک بہت بڑی تعداد صبح نو بجے سے ہی اس تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچنا شروع ہوگئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے۔ قبل ازیں حضور انور سے ملاقات کرنے والے ممبران پارلیمنٹ Jim Karygiannis اور Maurizio Bevilacqua بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے سٹیج پر موجود تھے۔

سب سے پہلے 35 بچوں نے جو سفید شرٹ اور کالی پینٹ اور 35 بچیاں جو کینیڈا کے قومی پرچم کی نسبت سے سرخ و سفید لباس میں ملبوس تھیں کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد سید مبشر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں کینیڈا کے بارہ میں ایک Presentation پیش کی گئی۔ غلام احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے یہ Presentation پیش کی اور اس دوران ساتھ ساتھ کینیڈا کے بارہ میں توفیق احمد بنگالی صاحب ایک نظم پیش کرتے رہے۔

اس Presentation اور نظم کے دوران بچے باری باری کینیڈا کے مختلف صوبوں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے اور مارچ پاسٹ کرتے ہوئے سٹیج کے سامنے آکر ایک ترتیب سے کھڑے ہوتے رہے تو دوسری طرف ایک بہت بڑے بورڈ پر اطفال کینیڈا کا نقشہ صوبہ وائز ایک Puzzel کی صورت میں مکمل کرتے رہے۔ جس صوبہ کا جھنڈا سامنے آتا اس صوبہ کا بنا ہوا نقشہ بورڈ پر لگا دیا جاتا۔ اس طرح باری باری صوبوں کے نقشے لگانے کے بعد بالآخر کینیڈا کا مکمل نقشہ بن گیا۔

ایک طرف لکڑی کے بورڈ پر آنحضرت ﷺ کی حدیث حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ بڑے جلی حروف کے ساتھ آویزاں کی گئی تھی۔

اس کے بعد چالیس بچیوں نے جنہوں نے سفید لباس اور سبز دوپٹے اوڑھے ہوئے تھے، سٹیج کے سامنے ایک سرکل کی صورت میں گھومنا شروع کیا اور مسلسل گھومتے ہوئے چند لمحوں میں صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے 100 کا ہندسہ بنا دیا جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

اس کے بعد سفید شرٹ اور کالی پتلون میں ملبوس اطفال کے ایک گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں لڑکیوں کے ایک گروپ نے نظم پیش کی۔

ممبر پارلیمنٹ جم کیری جیانس نے اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں ایک گفٹ پیش کیا اور حضور انور کی اچکن پر کینیڈا کے قومی پرچم کا ایک بیج لگایا۔

کینیڈا ڈے کی مناسبت سے اطفال اور خدام کے مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہ مقابلہ جات دیکھے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اطفال کا ہاکی میچ دیکھا پھر باسکٹ بال کا میچ دیکھا۔ بعد ازاں حضور انور خدام الاحمدیہ کے کبڈی کے میچ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ میچ دیکھ رہے تھے کہ اس دوران ایک چھوٹی بچی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آگئی اور حضور انور کی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔ حضور انور اس بچی سے پیار کرتے رہے۔ جب کبڈی کا میچ ختم ہوا تو حضور انور نے تمام کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور کھلاڑیوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ اس دوران بھی یہ بچی حضور انور کے ساتھ رہی اور حضور انور نے اس بچی کا ایک ہاتھ پکڑے رکھا۔ بعد ازاں حضور انور نے اس بچی کے والد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بچی کی والدہ گراؤنڈ سے باہر کھڑی تھیں وہ آگئیں۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے کمال شفقت سے اس بچی کو اس کی والدہ کے سپرد کیا۔

کبڈی کے میچ کے دوران ایک خادم کے ہاتھ پر چوٹ لگ گئی تھی۔ وہ خادم حضور انور کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے چوٹ کا ذکر کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ میں کچھ دیر لئے رکھا اور اس کو دعا دی۔

بعد ازاں حضور انور نے خدام کا باسکٹ بال میچ دیکھا اور دونوں ٹیموں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان دونوں ٹیموں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت خدام کا والی بال کا میچ دیکھا اور دونوں ٹیموں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان ٹیموں نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کرکٹ کی ٹیموں کا میچ تو قبل ازیں ہو چکا تھا۔ حضور انور نے ان ٹیموں کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا اور ان ٹیموں نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے دوران بھی ساتھ ساتھ تصاویر بنائی جاتی رہیں اور کھلاڑیوں نے ایک بار پھر حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

دفتر لجنہ اماء اللہ کا افتتاح

کھیلوں کے اس پروگرام کے بعد احمدیہ ایوینیو سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بجکر پینتیس منٹ پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ایک نئے دفتر کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دفتر کا معائنہ فرمایا اور اس کا نام ''بیت النصرت'' رکھا۔ معائنہ کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس دوران احمدیہ ایوینیو پر خواتین اور بچیوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہوگیا تھا اور مرد احباب بھی ایک طرف کھڑے تھے۔ دعا کے بعد جب حضور انور بیت النصرت سے باہر تشریف لائے تو ہر طرف سے ''السلام علیکم حضور!'' کی آوازوں کے ساتھ ہاتھ بلند ہوگئے اور جگہ جگہ کھڑی بچیوں کے گروپس نے نظمیں پڑھنی شروع کر دیں۔

AMJ کے دفتر کا افتتاح

حضور انور احمدیہ ایوینیو سے ظفر اللہ خان سٹریٹ پر تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے AMJ Inc کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ ظفر اللہ خان سٹریٹ پر مرکزی طور پر ایک عمارت خریدی گئی ہے جس کے ایک حصہ میں مرکزی نظام کے تحت AMJ Inc کے دفاتر ہیں اور ایک حصہ "World Media Forum Inc" کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اور اس میں MTA کے سٹوڈیو قائم کئے جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ان دفاتر کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو مکرم شجر احمد صاحب فاروقی سیکرٹری و ممبر بورڈ AMJ یوکے اور مکرم کلیم احمد ملک صاحب چیئرمین AMJ Inc (کینیڈا) نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور اپنے سٹاف کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے بھی ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور نے تمام دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ AMJ Inc کے دفاتر کے لئے جدید ترین کمپیوٹر سسٹم AS400 بھی انسٹال کر دیا گیا ہے۔ حضور انور نے ایک بٹن دبا کر AS400 کے سسٹم کو Live کیا۔ AMJ Inc، ورلڈ میڈیا فورم اور AMJ International کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور نے عمارت کی ایک دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ احباب کی خدمت میں اس موقع پر شیرینی پیش کی گئی۔

پیس ویلج بقعۂ نور

بعد ازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عمارت سے باہر تشریف لائے تو آگے بچیوں کے ایک گروپ کو نظم ع

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

پڑھتے ہوئے پایا۔ حضور انور ازراہ شفقت ان بچیوں کے پاس کھڑے ہوگئے اور نظم سنتے رہے۔ حضور انور کے چاروں طرف ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ احمدیہ ایوینیو پر حضور انور پیدل چل رہے تھے۔ اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے اور بہت خوش تھے۔ آج ان کے گھروں کو جانے والی گلیاں اور سڑکیں پیارے آقا کی قدم بوسی کر رہی تھیں اور یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی تھی۔ ہر گھر کے مکین حضور انور کے دیدار کے لئے اپنے گھر سے باہر کھڑے تھے۔ بعض خواتین اور بچیاں اپنے گھروں کی بالکونی میں کھڑی جہاں شرف زیارت سے مشرف ہو رہی تھیں وہاں مسلسل اپنے کیمروں سے تصاویر بنا رہی تھیں۔ ویڈیوز بھی بنائی جا رہی تھیں۔ ایک ایک خاندان کے ہاتھ میں کئی کیمرے تھے اور سبھی ان بابرکت لمحات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر رہے تھے۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے، بچوں کو پیار کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے، کوئی راستے میں پانی کا گلاس لئے کھڑا

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
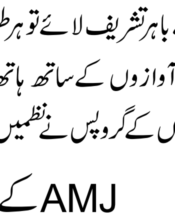
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

تھا تو کوئی اور کھانے کی چیز کہ حضور اس کو متبرک کردیں۔ ہر کس وناکس ان برکتوں سے سیراب ہو رہا تھا۔ بچیوں کے گروپ کے گروپ حضور انور کے دائیں بائیں گھومتے ہوئے انتہائی قریب سے تصاویر کھینچ رہے تھے۔ ہر طرف سے مسلسل نعرے بلند ہو رہے تھے۔ کلمہ کا ورد ترنم سے کیا جارہا تھا۔ بچے اور بچیاں نغمات پڑھ رہی تھیں۔ آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور سارا پیس ویلج (Peace Village) روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ وہاں ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔

بینن سے ایک احمدی دوست جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور راستہ میں کچھ دیر کے لئے مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا کے گھر تشریف لے گئے۔ بعدازاں ڈیڑھ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت عزیزم حامد ناصر ملک ابن مکرم خالد ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ پیس ویلج کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے پیس ویلج سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Bella Garden Banquet Hall میں تشریف لے گئے۔ اس پروگرام میں شمولیت کے بعد ساڑھے تین بجے واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

احمدیہ ابوڈ آف پیس کا وزٹ

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ابوڈ آف پیس (Ahmadiyya Abode of Peace) کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بجے کے قریب یہاں تشریف آوری ہوئی۔

احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک رہائشی منصوبہ ہے جو 1993ء میں صوبہ اونٹاریو کی حکومت کے اشتراک سے مکمل ہوا۔ اس چودہ منزلہ مخروطی شکل کی عمارت میں 166 اپارٹمنٹ ہیں۔ اس بلڈنگ میں ڈیڑھ سو کے قریب احمدی خاندان آباد ہیں۔ بلڈنگ کی پہلی منزل پر جماعت کی مسجد اور مختلف جماعتی دفاتر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بلڈنگ کے سامنے پہنچے تو مکرم سلیم قیصر صاحب صدر جماعت احمدیہ ابوڈ آف پیس نے حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر دروازے کے دونوں طرف کھڑے احباب وخواتین کی ایک کثیر تعداد نے اور بچوں، بچیوں نے استقبالیہ نغمات گا کر اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس چودہ منزلہ عمارت کی بالکونیوں میں کھڑی احمدی فیملیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کررہی تھیں۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور، اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور بلڈنگ کے مین دروازہ سے گزرتے ہوئے لابی میں تشریف لے گئے اور وہاں چائے نوش فرمائی اور کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت مکرم سلیم قیصر صاحب صدر جماعت احمدیہ ابوڈ آف پیس، مکرم چوہدری ہادی علی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم شیخ شاہد رحمان صاحب، مکرم محمد آصف منہاس صاحب اور مکرم خالد اقبال کاہلوں صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

آٹھویں منزل پر بچے بچیاں حضور انور کے انتظار میں اپنے گھروں کے سامنے کھڑے تھے۔ جب حضور انور سید طارق احمد شاہ صاحب کے گھر سے رخصت ہوکر باہر تشریف لائے تو یہ سب بچے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ جب حضور انور پونے سات بجے یہاں سے واپس جانے کے لئے بلڈنگ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت، خواتین بچے اور بچیاں بڑی تعداد میں بلڈنگ کے باہر کھڑے تھے۔ بچیاں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ احباب نے نعروں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔ سات بجے یہاں سے روانہ ہوکر ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلج تشریف لے آئے۔

AIMS کمیٹی کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے جہاں AIMS کمیٹی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں کمیٹی کے ممبران محمد دانیال خان صاحب، فہد ظفر صاحب، ندیم محمود صاحب، طارق محمود صاحب، اکبر احمد صاحب کے علاوہ امیر صاحب کینیڈا نے بھی شرکت کی۔

کمیٹی کے چیئرمین محمد دانیال خان صاحب نے AIMS سسٹم کو استعمال کرنے والے ممالک اور جماعتوں کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو رپورٹ پیش کی۔ ان ممالک میں کینیڈا، امریکہ، جرمنی، یوکے اور انڈونیشیا کی جماعتیں شامل ہیں جو یہ سسٹم استعمال کررہی ہیں۔

انڈونیشیا کے بارہ میں بتایا گیا کہ وہاں کام کے سلسلہ میں کچھ مشکلات ہیں اور بعض مسائل درپیش ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کام کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حضور انور نے انڈونیشیا میں اس کمپیوٹر سسٹم کو جاری رکھنے کے بارہ میں ہدایت فرمائی۔

AIMS کمیٹی کی میٹنگ کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور بعض جماعتی امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

2/جولائی 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز فجر پر بھی جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے خواتین اور بچیوں کی ایک بڑی تعداد ان مختلف راستوں پر کھڑی ہوتی ہے جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی یہ سب اپنے ہاتھ اٹھا لیتی ہیں اور دور سے ہی السلام علیکم حضور! کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتی ہیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ اٹھا کر ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ نماز فجر پر جہاں مسجد مرد حضرات سے بھری ہوتی ہے وہاں لجنہ کا حصہ بھی خواتین اور بچیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ پیس ویلج کے علاوہ بھی اردگرد کی آبادیوں سے خواتین بڑی تعداد میں نمازوں کے لئے حاضر ہوتی ہیں۔

گروپ فوٹوز

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے مشن ہاؤس تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور اساتذہ کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں خدام کی سیکیورٹی ٹیموں نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ احمدیہ آرکیٹیکٹس اور انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اجتماعی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں کینیڈا کی جماعتوں Toronto East، Peace Village Centre، پیس ویلج ایسٹ، پیس ویلج ساؤتھ، پیس ویلج ویسٹ، Vaughan East، Vaughan West کے تین ہزار دو صد سے زائد مرد وخواتین نے ملاقات کی سعادت پائی۔ مرد احباب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعض احباب نے اپنے مسائل اور تکالیف کا اظہار کرکے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے سکول جانے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

خواتین بھی باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں۔ سلام عرض کرتیں اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کرتیں۔ حضور انور نے بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری (Calgary) کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ٹورانٹو (Toronto) سے کیلگری (Calgary) کے لئے روانگی تھی۔ پیس ویلج اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بعد سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ساری بستی امڈ آئی ہے۔ ایک ہجوم تھا۔ پاؤں رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملتی تھی۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھوں میں آنسو تھے، اداس چہرے ان کے جذبات کی عکاسی کررہے تھے۔ اب وہ گھڑی آپہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی بستی سے رخصت ہونے والے تھے۔

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوگئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ بچے، بچیاں الوداعی گیت گا رہے تھے۔ حضور انور اپنے ان عشاق کے قریب چلے گئے اور اجتماعی دعا کروائی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ٹورانٹو سے کیلگری تک کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 19 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، دو نائب امراء، نیشنل مجلس عاملہ کے پانچ سیکرٹریان، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے، اس کے علاوہ جماعت کے آرکیٹیکٹ، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹو گرافر اور بعض دیگر عہدیدار اور احباب شامل تھے۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج سے جہاز پر سوار ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔ ایئرپورٹ کے ایک آفیسر حضور انور کو جہاز تک چھوڑنے آئے۔

ایئر کینیڈا کی پرواز AC133 ساڑھے پانچ بجے ٹورانٹو کے Pearson انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ چار گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز ساڑھے سات بجے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

کیلگری میں استقبال

مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر ومبلغ انچارج کینیڈا، مکرم سلمان خالد صاحب ریجنل امیر Pirere Region اور کیلگری شہر کے میئر Dave Bronconnier نے جہاز کے دروازہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ حضور انور جہاز سے نکل کر VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

VIP لاؤنج میں فیڈرل ممبر پارلیمنٹ دیپک اوبرائے، البرٹا (Alberta) کی صوبائی اسمبلی کے ممبر درشن کنگ صاحب اور کیلگری سے تعلق رکھنے والے صوبائی اسمبلی کے ممبر Moe Emery صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہ تینوں ممبران پارلیمنٹ حضور انور کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی VIP لاؤنج میں موجود تھے۔

حضور انور کچھ دیر تک ان مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما رہے اور مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ ان مہمانوں نے

دوران گفتگو بتایا کہ کیلگری میں بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔ ان ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد ایئرپورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کیلگری کے سنٹر ''مسجد بیت النور'' تشریف لائے۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ استقبال کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں وینکوور، ایڈمنٹن، سیسکاٹون، مانٹریال، اوٹاوا (Ottawa) ٹورانٹو، Winnipeg اور ملک کے دوسرے مختلف حصوں سے آنے والے احباب کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد بیت النور کے قریب پہنچی۔ ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے نیچے اتر آئے۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ استقبال کے لئے مرد احباب ایک طرف تھے اور مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ ان نعروں کے دوران ہر طرف سے السلام علیکم حضور! اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ بچوں کے گروپ اپنے مخصوص لباس میں ملبوس استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کے پاس سے گزر رہے تھے۔

مسجد کے سامنے والے حصہ میں خواتین کھڑی تھیں۔ جونہی حضور انور خواتین کے قریب پہنچے تو خواتین کی طرف سے بڑے بھرپور انداز میں پُرجوش نعرے بلند کئے گئے۔ بچیوں کے مختلف گروپس خوبصورت لباس پہنے ہوئے استقبالیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ ہر سمت سے اس قدر السلام علیکم حضور! کی آوازیں آرہی تھیں کہ ایک شور برپا تھا۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سب کے پاس سے گزر رہے تھے تین بچیوں نے بھی حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور جماعت کے اس سنٹر کے اندر تشریف لے گئے۔

کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Alberta) میں کیلگری کا یہ شہر دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر واقع ہے اور 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں سرسبز وشاداب گھاس اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا قیام

کیلگری میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف 500 ڈالر تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے یہاں پندرہ ملین ڈالر کی لاگت سے ایک خوبصورت اور وسیع و عریض مسجد تعمیر کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

مسجد بیت النور کمپلیکس کا معائنہ

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سنٹر کے اندر تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلے مسجد بیت النور اور اس پورے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ جہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ اس کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48000 مربع فٹ ہے۔ اس میں مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی ہے ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کچن اور سٹور کی سہولیات موجود ہیں۔ اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں، ریجنل امیر، جماعتوں کے لوکل صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ واقفین نو بچوں، بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال، ناصرات کے لئے مختلف کلاس روم بنائے گئے ہیں جو پوری طرح فرنیچر کے ساتھ آراستہ ہیں، جہاں ان کی تربیتی وتعلیمی کلاسز منعقد ہوں گی۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔ جگہ جگہ پینے کے پانی کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور MTA کے لئے بڑے سائز کی سکرینیں بھی جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں۔ انسان جہاں بھی چاہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے MTA دیکھ سکتا ہے۔ یہ مسجد اور یہ کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد، دونوں اطراف کی لابی، ملٹی پرپز ہال، ڈائننگ ہال، کچن، سٹور اور تمام دفاتر اور کلاس رومز اور دیگر سہولیات کا معائنہ فرمایا اور اس خوبصورت مسجد اور کمپلیکس کی تعمیر پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش اسی رہائشی حصہ میں تھی۔ مسجد کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

کیلگری میں ان دنوں سورج دس بجنے سے چند منٹ قبل غروب ہوتا ہے۔ دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد اور اردگرد کی لابی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ یہ پہلی نمازیں تھیں جو اس مسجد میں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3/جولائی 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النور'' کیلگری میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔

گولڈن شولنگ (Golden Sheveling) کی آبیاری

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور کے بالمقابل پارک میں تشریف لے گئے اور وہاں ایک پودے کی Golden Sheveling کی۔ (گولڈن شولنگ پودا لگانے کی ایک تقریب ہے جس میں پودا بڑا ہونے کی وجہ سے پہلے لگا دیا جاتا ہے۔ بعد میں جس شخصیت کے نام اس پودا کو منسوب کرنا ہوتا ہے۔ اس شخصیت سے کھاد اور پانی لگوایا جاتا ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس پودے میں کھاد ڈالی اور پانی دیا۔

اس پارک کی مقامی انتظامیہ نے اس پارک کا ایک حصہ دیکھ بھال کے لئے جماعت کے سپرد کیا ہے۔ مسجد کے سامنے یہ بہت خوبصورت پارک اور سیرگاہ ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی اور مختلف امور اور معاملات سے متعلق ہدایات حاصل کیں۔

مارکیز اور لنگر خانہ کا معائنہ

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے احاطہ میں نصب مارکیز (Marquees) کا معائنہ فرماتے ہوئے لنگر خانہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور کارکنان سے کھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا سالن کی خوشبو بہت اچھی آرہی ہے۔ حضور انور نے سٹالز کا بھی معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نواحی پارک میں کچھ دیر سیر کی۔ دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النور کیلگری

مسجد بیت النور کیلگری رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ روشنیوں میں مسجد کی بیرونی چاردیواری پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی صفات چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی ہیں اور پڑھی جاتی ہیں۔ اس مسجد کی طرف جانے والی سڑک کیلگری کی مقامی انتظامیہ نے جماعت کے حوالے کر دی ہے کہ جیسے چاہیں اس کو استعمال کریں۔ اپنی سہولت اور انتظام کی خاطر بے شک اس کو بلاک (Block) کر دیں۔ عام پبلک دوسرے راستہ سے جائے گی۔

چنانچہ جماعت کی انتظامیہ نے اپنی سہولت اور انتظامات کے مدنظر اس سڑک کو مکمل بلاک کیا ہوا تھا اور صرف جماعتی انتظامیہ اور ڈیوٹی والے احباب کے لئے اسے کھولا جاتا تھا۔ مسجد کے اس افتتاح کے موقع پر مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے غیر معمولی تعاون اور خیرسگالی کا مظاہرہ ہے۔ مسجد کے سامنے والے پارک کا کارپارک بھی مکمل طور پر جماعت کے حوالے کیا ہوا ہے۔ جہاں صرف جماعتی گاڑیاں پارک ہوتی ہیں اور ایک قریبی کارپارک میں بھی گاڑیاں پارک کرنے کی سہولت مہیا کی گئی ہے جہاں سے چند قدم کے فاصلہ پر مسجد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری آمد پر، کیلگری کی حکومتی انتظامیہ بھی اپنے دل بچھائے بیٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔

(باقی آئندہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ملکی رپورٹیں

صوبہ کرناٹک کے جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کا شاندار انعقاد

الحمدللہ! صوبہ کرناٹک کے جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کا شاندار انعقاد مورخہ ۸/جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار ٹاؤن ہال بنگلور میں عمل میں آیا۔صوبائی امیر صاحب نے جلسہ سے تین ماہ قبل ہی جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں صدر صاحبان کے مشورہ سے کمیٹی تشکیل دے دی تھی اور مبلغین کے ساتھ میٹنگز کی گئیں۔جلسہ کی نگرانی مکرم محمد سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کے سپرد ہوئی اور محترم مصدّق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ کرناٹک خدام کی رہنمائی کرتے رہے۔قادیان سے MTA کی ٹیم مکرم ملک منیر احمد صاحب کی قیادت میں آئی تھی۔اس ٹیم نے بہت ہی اَحسن رنگ میں ہر شعبہ کی ریکارڈنگ کی۔

بک اسٹال: مکرم لیاقت فرید صاحب ایڈوکیٹ کی نگرانی میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شاندار بک اسٹال ٹاؤن ہال میں لگایا گیا۔کثیر تعداد میں کتب فروخت ہوئیں اور سینکڑوں افراد تک مفت لٹریچر پہنچایا گیا۔خلافت جوبلی لوگو سے بنی اشیاء بھی اسٹال میں رکھی گئیں تھیں۔جن کو احباب نے بہت پسند کیا۔

حالات کے پیش نظر ٹاؤن ہال اور جہاں مہمانان کرام کے قیام کا انتظام تھا۔نیز مسجد میں خاص حفاظت کا انتظام کیا گیا تھا۔مورخہ ۷/جون سے لیکر ۹/جون تک صبح تک مہمانان کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔دوران جلسہ ایک Blood Donation Camp بھی لگایا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶۷ احباب وخواتین نے اپنے خون کا عطیہ پیش کیا۔

جلسہ سے ایک دن قبل پریس کلب بنگلور میں پریس کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک، مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد، مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان اور خاکسار (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)، مکرم محمد سلیم اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد بنگلور اور مکرم کے بدرالدین صاحب نے شمولیت اختیار کی۔کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔پریس کے نمائندگان کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کانفرنس کے بعد اخباری نمائندگان نے انٹرویو لیا اور جماعتی معلومات حاصل کیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جلسہ کی رپورٹ بیس اخبارات نے شائع کیں اور دو ٹی وی چینل نے نشر کیں۔

مورخہ ۷/جون سے ہی مہمان کرام کی آمد شروع ہو چکی تھی۔مسجد میں اور ہال میں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔مسجد اور ٹاؤن ہال کو سجایا گیا۔پورے شہر میں پوسٹر لگائے گئے اور اخبارات کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔

جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی: مورخہ ۸/جون بروز اتوار ٹاؤن ہال میں جلسہ سے قبل مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل نے پرچم کشائی فرمائی۔صوبہ کرناٹک کا پرچم محترم امیر صاحب نے لہرایا۔ٹاؤن ہال کے اطراف بڑے بڑے خوبصورت بینرس لگائے گئے تھے۔ٹھیک ۱۰ بجے جلسہ کے پروگرام کا آغاز زیر صدارت مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد، مکرم عثمان پاشا صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔مکرم مولوی کے طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ترجمہ پڑھ کر سنایا۔مکرم شارق احمد صاحب سہگل کی نظم کے بعد سب سے پہلے محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک وگوآ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے تمام حاضرین کا استقبال کیا اور خلافت احمدیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان نے خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ ترقی پر ایک نظر کے موضوع پر جامع تقریر کی۔مکرم ندیم احمد اور مکرم سلیم احمد صاحب دونوں نے ملکر نظم پڑھی۔مکرم محمد یوسف صاحب نے کنڑ زبان میں عالم اسلام اور خلافت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔جلسہ کی آخری تقریر خاکسار کی بعنوان جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عقائد پر ہوئی۔

جلسہ کے دن ہی مورخہ ۸/جون کو بنگلور کے اُردو اخبارات میں جماعت کے خلاف نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کی طرف سے غلط اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے تھے اور عوام الناس کو جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی میں شمولیت نہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک کی ہدایت پر محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر نے ان کے مدلل اور منہ توڑ جواب ٹاؤن ہال میں دیئے۔آخر پر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد نے صدارتی خطاب فرمایا۔موصوف نے خلافت کی برکات اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔دو بجے جلسہ کی پہلی نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔مہمانان کرام نے کھانا کھایا اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔جلسہ کی دوسری نشست شام پانچ بجے شروع ہوئی۔یہ جلسہ پیشوایان مذاہب کے نام سے منعقد کیا گیا۔اس میں ہندو، سکھ، عیسائی، لنگائت سبھی مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی۔جلسہ کی صدارت محترم شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ کرناٹک نے فرمائی اور اس میں مہمان خصوصی مکرم Nadoja Justice S.R. Naik رہے یہ چیئر پرسن ہیومن رائٹس کمیشن ہیں۔

مکرم مصدق احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم سلیم احمد صاحب نے ترجمہ پڑھا اور مکرم اسحاق احمد صاحب آف تیماپور کی نظم کے بعد مکرم محمد سلیم اللہ صاحب نے تعارفی تقریر کی۔جلسہ کی پہلی تقریر معزز مہمان خصوصی کی ہوئی۔موصوف نے بہت ہی عمدہ رنگ میں جماعت کا ذکر کیا اور خوشی کا اظہار کیا۔دوسری تقریر مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے بعنوان خلافت احمدیہ کے ذریعہ پیشوایان مذاہب کا احترام تقریر کی۔اس کے بعد عیسائی مذہب کی نمائندگی میں Fr. A. Kanika Raj ایڈیٹر اینڈ پبلیشر "Dhaaha Kannad Monthly" نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ہندو مذہب کی نمائندگی میں سوامی پروشورام صدر مانوسیوا سمیتی اور لنگایت کی نمائندگی میں جناب ڈاکٹر سنت ویرا نیشنل صدر بھارتیہ بھاشا ساہتیہ اور پروفیسر ہرجندر سنگھ بھاٹیہ گوردوارہ کمیٹی بنگلور نے تقاریر کیں اور جماعتی کاموں کو سراہا۔مکرم عمر شریف صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی۔مکرم شمیم عباس صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ نے کنڑ زبان میں اسلام اور امن عالم کے موضوع پر اچھے انداز میں روشنی ڈالی۔آخر پر محترم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت سورب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔صوبہ کرناٹک کی تمام جماعتوں کے افراد نے بھرپور تعاون دیا۔خاص طور پر جماعت بنگلور کے افراد انصار، خدام، لجنہ اطفال، ناصرات سبھی نے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون دیا۔جزاھم اللہ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس جلسہ میں اڑھائی ہزار افراد شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ اور کانفرنس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

صوبہ چھتیس گڑھ میں جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی کا کامیاب انعقاد

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی کے پروگرام کے مطابق اللہ تعالیٰ نے صوبہ چھتیس گڑھ کو یہ پہلا اعزاز بخشا کہ عین اُسی دن یعنی ۲۷/مئی ۲۰۰۸ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کا صوبائی جلسہ منانے کا موقعہ ملا۔

مرکز احمدیہ قادیان سے بطور مہمان خصوصی مولوی ایوب ساجد صاحب نائب ناظر نشر واشاعت مورخہ ۲۵/مئی کو صوبہ چھتیس گڑھ بمقام احمدیہ مسجد بسنہ پہنچ گئے تھے۔موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۶ مئی کی صبح بیت العافیت مشن بسنہ میں ایک کامیاب پریس کانفرنس رکھی گئی۔جس میں محترم موصوف نے بڑے بہتر انداز میں پُرحکمت جوابات دیئے۔جو کہ اخبارات میں اگلے ہی روز شائع ہوئے۔اس سے پہلے بھی اخبارات کے ذریعہ مورخہ ۲۷ مئی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے عام دعوت شائع کی گئی۔مورخہ ۲۷ مئی کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔محترم مولوی ایوب ساجد صاحب نائب ناظر نشر واشاعت نے نماز پڑھائی۔بعد میں نماز فجر ودرس ہوا۔اجتماعی دعا کے بعد بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور مشن ہاؤس کی صفائی کی گئی۔بعد اس کے قربانی دی گئی۔اسی طرح صبح دس بجے لوائے احمدیت لہرایا گیا اور پروگرام صد سالہ خلافت جوبلی وجلسہ پیشوایان مذاہب کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن مجید محمد عزیز صاحب معلم نے کی۔نظم گلشن احمد صاحب نے پڑھی۔اس کے بعد پیغام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاکسار نے پڑھ کر احباب کو سنایا۔اس کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندگان جناب دیوکشور راج صاحب، افضل خان صاحب، جناب این پی دُوبے، مکرم بھگت رام بدھوا، مکرم مدھو ناگ چولیک صاحب اور مکرم سرندر سنگھ سند نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔بعد اس کے محترم انیس دانی صاحب صدر جماعت بسنہ پردا نے شکریہ احباب پیش کیا۔آخر میں محترم مولوی ایوب ساجد صاحب کے صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

جماعت احمدیہ چھتیس گڑھ کی طرف سے تمام مذاہب کے پیشواؤں کے نام سے بینرز لگائے گئے تھے۔علاوہ ازیں پورے شہر میں روڈ کے کنارے، بس اڈہ تک مائیک کے ذریعہ پروگرام باہر بھی سنایا جارہا تھا۔لوگوں میں ایک غیر معمولی جوش تھا۔واضح رہے کہ کسی بھی مسلم جماعت کی طرف سے صوبہ چھتیس گڑھ میں اس طرح کا یہ پہلا پروگرام تھا جس کا غیروں پر بہت اچھا اثر پڑا۔باوجود مخالفوں کی مخالفت کے اور لوگوں کو جلسہ سے روکنے کے امید سے بڑھ کر حاضری ہوئی اور خود انہی مخالفوں کے رشتہ دار جلسہ میں نہ صرف تشریف لائے بلکہ ہمارے خدام کے ساتھ مل کر خوشی خوشی خدمت میں حصہ بھی لیا۔خاص بات یہ بھی رہی کہ جماعت کی طرف سے باقاعدہ پوسٹر قبل از وقت صوبائی طور پر دور دور مختلف جگہوں پر لگائے گئے تاکہ کثیر تعداد میں لوگوں کو جلسہ کا نیز جماعت احمدیہ کے کام کا علم ہو جائے۔اسی مناسبت سے دعوتی کارڈ بھی چھپوائے گئے تھے۔کارکنان کے علاوہ پریس کے نمائندگان، مہمان خصوصی، عہدیداران، معلمین کرام، مقررین کرام، پولیس سٹاف کے لئے خلافت کا بیج بنایا گیا تھا۔اسی طرح اس موقعہ پر رجسٹریشن کارڈ بھی بنوائے گئے تھے اس خوشی کے موقع پر تمام حاضرین، مہمانان کے لئے طعام کا انتظام بھی تھا۔ان سب باتوں کا خصوصًا غیروں پر ایک اچھا اثر پڑا جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا۔پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دُعاؤں کے علاوہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ وصدر خلافت جوبلی کمیٹی، محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت، محترم ناظر صاحب امور عامہ کی نگرانی ورہنمائی ہمارے ساتھ رہی۔علاوہ ازیں ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب بسنہ، سید قمر الدین شاہ صاحب سیکرٹری مال، انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت، مکرم سلطان قادری، عبدالسلیمان صاحب کے علاوہ تمام معلمین کرام، خدام واطفال، لجنہ ناصرات نے خاص تعاون دیا۔دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے اور جملہ مخلصین کو اجر عظیم سے نوازے۔آمین۔(حلیم احمد خان سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

بھوٹان سکم ونیپال میں جلسہ ہائے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

ماہِ اگست میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکزی وفد کے طور پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر صدر مجلس تحریک جدید، مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور وکیل المال تحریک وخاکسار بھوٹان سکم ونیپال کی صد سالہ جوبلی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے گئے۔پہلی کانفرنس بھوٹان میں ۲۱/اگست ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوئی جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۰۰ سے زائد افراد شریک ہوئے۔بھوٹانی لاماز میں انڈین ایمبیسی کے افسر بھی تشریف لائے تھے اس کے علاوہ دیگر مذاہب کے نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔سبھی نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی تعلیم کو سراہا۔سات سرکردہ اخباروں میں کانفرنس کی خبریں شائع ہوئیں جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام وسیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بھی شامل ہیں۔مکرم صدر صاحب مجلس تحریک جدید ومکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کے قیام وطعام کا انتظام بھوٹان کے گیسٹ ہاؤس میں کروایا گیا تھا پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ اس خوشی کے موقعہ پر ایک آپسی دوستانہ میچ فٹ بال کا خلافت احمدیہ جوبلی کے نام پر وہاں کی مقامی بھوٹانی وانڈین ٹیموں کے درمیان ہوا۔

مورخہ ۲۴/اگست کو سکم کے دارالخلافہ گنگٹوک میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں وہاں کے صدر

صاحب اور مبلغ انچارج صاحب کی کوششوں سے پریس کے نمائندے آئے اور انہوں نے جہاد اور جماعت احمدیہ کی تعلیم کے بارہ میں مختلف سوالات کئے جن کا تفصیل سے علماء سلسلہ نے جواب دیا اگلے دن ۱۵ اخباروں میں حضور علیہ السلام وحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کے ساتھ جماعتی تعلیمات کی خبریں شائع ہوئیں۔ جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

اسی طرح نیپال میں مورخہ ۳۱/اگست کو ایک کانفرنس ہال میں نیپال کی جوبلی تقاریب کے سلسلہ میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۴۵۰ سے اوپر افراد نے شرکت کی۔ زیر تبلیغ ہومیوپیتھی ڈاکٹر اور ایک پی ایچ ڈی دوست اور پریس کے افسر کے علاوہ ۱۴ اخباروں کے نمائندگان بھی تشریف لائے تھے۔ مکرم نیشنل صدر صاحب نیپال نے نیپالی زبان میں تقریر کی۔ مکرم صدر صاحب مجلس تحریک جدید نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم نیشنل صدر صاحب نے لوائے نیپال لہرایا۔ اس موقعہ پر پاکستانی احمدی احباب کے بچے بچیوں نے خوبصورت ڈریس زیب تن کر کے جماعتی نغمات سنائے تمام پروگرام تلاوت قرآن مجید اور اس کے مقامی زبان میں ترجمہ اور حمد و نعت کے ساتھ شروع ہوتے رہے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے اسائلم کے تعلق سے Over Stay کی بناء پر جیل میں مقیّد احمدی افراد کو NC-/6500 روپئے کے پارچات و پھل وغیرہ مرکزی وفد کے اراکین کے ساتھ ملاقات کر کے انہیں پیش کئے۔ بیرگنج کے علاقہ میں بم پھٹ کر ۳ افراد کی موت ہو جانے کی وجہ سے وہاں حالات ایک روز قبل خراب ہوگئے اس وجہ سے وہاں باہم مشورہ نہیں جایا جاسکا۔ جبکہ وہاں نو تعمیر شدہ ۲ مساجد کا جائزہ لینا تھا انشاء اللہ حالات ٹھیک ہونے پر وہاں جانے کا پروگرام بنایا جائے گا۔ نیپال میں حالیہ سیلاب سے اٹھری کے اضلاع میں بھاری تباہی آئی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک لاکھ روپیہ ہماری درخواست پر بطور سیلاب ریلیف منظور فرمایا۔ اس میں ۵۰ ہزار روپئے نیپال کے وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کر کے مرکزی وفد نے انہیں چیک دیا اور ساتھ قرآن مجید نیپالی ترجمہ کا تحفہ بھی دیا گیا اور حضور انور کا پیغام ۲۷/مئی ۲۰۰۸ء کو نیپالی ترجمہ کے ساتھ بھی دیا گیا باقی ماندہ رقم متاثرین سیلاب میں اشیاء خوردنی وادویات تقسیم کرنے پر صرف کی۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان - بھارت)

ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس

جملہ احباب جماعت بھارت کو نہایت مسرت سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراسلاتی کورس کے ذریعہ ترجمۃ القرآن کی منظوری عنایت فرمائی ہے فی الحال یہ کورس اُردو زبان میں شروع کیا جارہا ہے اس میں قرآن مجید ناظرہ جاننے والے احباب و مستورات شریک ہو سکتے ہیں بالخصوص اساتذہ کرام، ڈاکٹر صاحبان، انجینئر اور وکلاء کالج کے طلباء و طالبات اس کورس میں ضرور شامل ہوں۔

یہ ترجمۃ القرآن کا دو سالہ کورس ہوگا جس کے اسباق دفتر تعلیم القرآن کی طرف سے انشاء اللہ ہر ماہ بھجوائے جائیں گے۔ جنوری ۲۰۰۹ء سے یہ کورس انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔ یکم جنوری ۲۰۰۹ء تا ۱۵/جون ۲۰۰۹ء تک چھ مرتبہ ساڑھے سات پاروں تک اسباق بھجوائے جائیں گے۔ جون کے آخری ہفتہ کی اتوار کو اس کا امتحان اوپن بُک کے طریق پر ہوگا۔ اسی طرح دوسرے سمسٹر میں بقیہ ساڑھے سات پارے دسمبر تک بھجوائے جائیں گے جن کا امتحان دسمبر کے دوسرے ہفتے کی اتوار کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دوسرے سال ۲۰۱۰ء میں ہر ماہ اسی طرح مراسلاتی کورس کے ذریعہ آخری پندرہ پارے کا امتحان لیا جائے گا۔ جو جون کے آخری اتوار اور دسمبر کے دوسرے اتوار کو ہوگا۔ امتحان پاس کرنے والے احباب و مستورات کو دفتر کی طرف سے باقاعدہ سندات بھجوائی جائیں گی اور اوّل - دوم - سوم آنے والے افراد کو انعام بھی دیا جائے گا۔ اس کورس میں شامل ہونے والے احباب و مستورات سے درخواست ہے کہ اپنا مکمل پتہ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں۔

تمام امراء، صدر صاحبان، سکرٹریان تعلیم القرآن مبلغین، معلمین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل کریں اور فہرست مع مکمل پتہ دفتر کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 16

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

فرمایا: جب اللہ فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یہ اس کی عطا ہے۔ لہٰذا اس بناء کسی پر الزام لگانا یا اس کو طعنے دینا یا لڑکیوں سے بدسلوکی کرنا تقویٰ سے بعید بات ہے۔ پس یہ جہالت کی باتیں ہیں۔ ہر احمدی کو اس سے بچنا چاہئے۔ اگر اولاد مانگنی ہے تو تقویٰ پر قائم ہونے والی اولادیں مانگیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دُعائیں سکھلائی ہیں: رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی اے میرے رب مجھے نیکوکاروں میں سے اولاد عطا فرما۔ اور اسی طرح یہ بھی کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً یعنی اے میرے رب اپنی جناب سے پاکباز اولاد عطا فرما۔

پس یہ معیار ہیں جس کے حصول کے لئے اولاد کی دعا کرنی چاہئے اور خود بھی اس کے حصول کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:18066 مَیں شوکت علی ولد مکرم جمعہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 4.11.97 ساکن گاؤں مل پورہ ڈاکخانہ مل پورہ ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : نصیر الحق العبد: شوکت علی گواہ : چوہدری سمیر احمد

وصیت نمبر:18067 مَیں اچھی بیگم زوجہ مکرم شوکت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 4.11.97 ساکن گاؤں مل پورہ ڈاکخانہ مل پورہ ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ہونے پر دفتر کو اطلاع دونگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نصیر الحق الامۃ : اچھی بیگم گواہ : شوکت علی

وصیت نمبر:18068 مَیں نور الدین احمد ناصر ولد مکرم محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4297 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شریف خان العبد: نور الدین احمد ناصر گواہ : سراج احمد

وصیت نمبر:18069 مَیں شباب احمد ولد مکرم ایس ایم عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن جمگاؤں حال دہلی ڈاکخانہ نئی دہلی ضلع نئی دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد سرور رضا العبد: شباب احمد گواہ : فیض احمد

وصیت نمبر:18070 مَیں محمد افتخار ولد مکرم محمد جمالی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد مشترکہ ہے تا حال تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.1.08 سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد ظفر اللہ کے اے العبد: محمد افتخار گواہ : انور احمد ہاتف

وصیت نمبر:18071 مَیں فطرت النساء زوجہ مکرم شیخ عزیز صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر وصول شد -/3525 روپے اس کا حصہ جائیداد ادا کرونگی۔ زیورات کچھ نہیں ہیں۔ زمین ایک ایکڑ چھ سو پینسٹھ ڈسمل ہے یہ زمین ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے اس میں خاکسار کا شرعی حصہ 1/8 ہے۔ میرا گزارہ مرحوم شوہر کی پنشن سے ماہانہ -/4200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ فرید الامۃ : فطرت النساء گواہ : شیخ محمود احمد

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 20 November 2008 | Issue No. 47

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

عورتوں کی تربیت کے لئے پہلے مردوں کو قدم اٹھانے ہونگے۔ جب دونوں نیکی پر قائم ہونگے تو اولاد کو بھی برائیوں سے بچانے والے ہونگے

اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں

خدا تعالیٰ کی صفت وہاب کے حوالہ سے حضرت امیر المومنین کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۴ رنومبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ایک نام واھب اور وھاب بھی ہے اس لفظ کے مختلف اہل لغات نے معانی بیان کئے ہیں جو تقریباً ایک ہی ہیں۔ اس لئے میں نے صرف لسان العرب کے معنی لئے ہیں۔ لسان العرب میں لکھا ہے کہ الوھاب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یعنی المنعم علی العباد۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت واھب بھی ہے۔ الھبۃ ایسا عطیہ ہے جو عوض میں کچھ لئے بغیر دیا جاتا ہے اور بکثرت ہو۔ ایسی عطا کرنے والے کو وھاب کہتے ہیں۔ یہ لفظ انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے لیکن حقیقی طور پر یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ایک مومن اللہ تعالیٰ کے وھاب ہونے کے نظارے ہر آن دیکھتا ہے۔ لیکن جو انسان ناشکرا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی عطا نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے اپنی اس صفت کا اظہار فرماتا ہے۔ انبیاء اور نیک لوگوں پر ہونے والی اس کی عطاؤں کا ذکر فرماتا ہے اور اس صفت کے حوالہ سے دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے اس وقت میں ایسی ہی کچھ قرآنی دُعاؤں کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر کرونگا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے پیدائش کا ذکر فرماتے ہوئے اس کے حصول کے ذرائع بیان فرماتا ہے اور ساتھ ہی نتیجہ کے طور پر اس کی صفت وھاب کی روشنی میں ملنے والی عطاؤں کا ذکر فرماتا ہے: فرمایا: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (سورۃ الفرقان: ۷۵) ترجمہ: اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

فرمایا: یہ جامع دُعا ہے کہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا ہو اور ایسی اولاد خدا تعالیٰ عطا فرمائے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ اللہ تعالیٰ جب یہ دُعا سکھاتا ہے جو اپنے لامحدود فضلوں کو مانگنے کے لئے جس کا علم انسان کو نہیں جس کا انسان احاطہ نہیں کرسکتا دُعا سکھاتا ہے کہ نہ صرف اس دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا ہو بلکہ مرنے کے بعد آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے انعامات سے نوازتا رہے ایک مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کی نیکیوں کو جاری رکھے۔ اولاد اپنے ماں باپ کے لئے دعائیں کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کی بلندی عطا فرماتا رہے پس یہ اولاد کی نیکیاں اور ماں باپ کے لئے دعائیں ایک مومن کو اگلے جہاں میں بھی آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرماتے ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ ترجمہ: کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔ اس کی جزاء کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے۔

یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنی اولاد کے لئے دُعائیں کرتے ہیں اور ایسی دُعائیں کرتے ہیں جس کا علم صرف اور صرف خدا کی ذات کو ہے اور ان سب کے لئے اس دنیا میں بھی وہ انعامات عطا فرماتا ہے جو اس کی رضا کے حامل ہوتے ہیں اور اگلے جہاں میں بھی اس کا قرب پانے والے ہوتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو متقیوں کے امام بنتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ آیا ہم اس دعا کے ساتھ ان شرائط کو پورا کرنے والے ہیں جو تقویٰ پر چلانے والی ہوں۔ اگر گھر میں میاں بیوی تقویٰ پر قدم نہ مار رہے ہوں تو اولاد کے حق میں کس طرح دُعائیں کرسکتے ہیں۔ پس اولاد کو قرۃ العین بنانے کے لئے ہمیں اپنی حالتوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں....؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اچھی تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیوی اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمان کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شئے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا واجعلنا للمتقین اماما اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔''

پس یہ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ خود کو ان راستوں پر چلانے کی کوشش کریں جوان کو عباد الرحمان بنانے والے ہوں اور عورتیں بھی گھریلو طور پر ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ لیکن عورتوں کی تربیت کے لئے بھی پہلے مردوں کو قدم اٹھانے ہونگے۔ جب دونوں نیکی پر قائم ہونگے تو اولاد کو بھی بچانے والے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہونگے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلاسکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے راستہ پر ہوگا تو وہ اس سے ڈرے گی اور خدا سے بھی......''

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۱۷-۲۱۸)

یہ توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی مرد سے رکھی ہے۔ یہ الفاظ ہمیں جھنجھوڑنے والے ہونے چاہئیں۔

فرمایا: اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم کا زمانہ ہے۔ عورتیں بھی پڑھ لکھ گئی ہیں اور عقل و شعور میں پہلے سے زیادہ ہیں۔ ایسی عورتیں مردوں کی برائیوں کی وجہ سے کڑھتی ہیں اور بعض دفعہ علیحدہ ہو جاتی ہیں اور اس سے اولاد پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ جب بچے جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو بگڑنے لگتے ہیں اور اس طرح ان سب چیزوں کے ذمہ دار مرد ہوتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو فکر کرنی چاہئے کہ ہمارا خدا ہمیں یہ دعا سکھا رہا ہے۔ دُعا کے الفاظ میں ھب لنا کے الفاظ استعمال کرکے بتا رہا ہے کہ اللہ نے ہم سے کچھ نہیں لیا وہ ہم کو اور ہماری اولاد کو اپنے انعامات کا فیض عطا فرمانا چاہتا ہے اور یہ تبھی ہوگا جب ہر احمدی گھر میں تقویٰ پر قائم رہنے والے لوگ ہوں اور احمدی معاشرے میں ہر شخص تقویٰ پر چلنے والا ہو تو یہی چیز پھر خلافت کے مقام سے بھرپور طور پر فائدہ اٹھانے والی بنائے گی۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس اصل کو سمجھتے ہوئے وھاب خدا سے مانگتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انہیں ایسے ایسے طریق سے قرۃ العین عطا فرماتا ہے کہ جس کا ایک انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔

اولاد کے ضمن میں مَیں ایک بات یہ بھی بتانا چاہتا ہوں جو میاں بیوی کے تعلقات پر برا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ میاں بیوی کے تعلقات اس لئے بھی خراب ہو جاتے ہیں کہ بیوی صرف لڑکیاں پیدا کررہی ہے۔ یہ نہایت ظالمانہ باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے لڑکے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے۔ اگرچہ بعض دفعہ علاج سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے لیکن آخری فضل تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ۔

(سورۃ شوریٰ: ۵۰)

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں